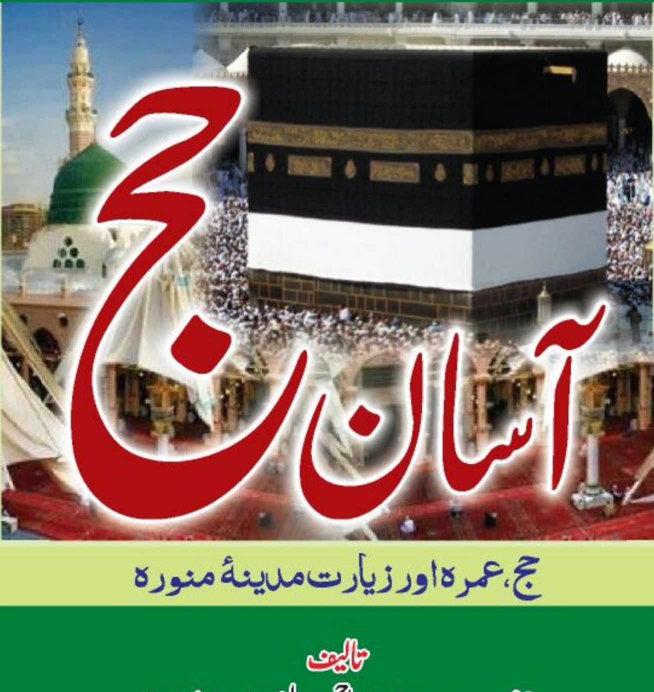
دربار میں حاضر ہے اک بندۂ آوارہ
آج اپنے گناہوں کا لادے ہوئے پشتارہ



آسان حج

حج، عمرہ اور زیارت مدینۂ منورہ

تالیف

حضرت مولانا حفظ الرحمن پالنپوری (کاکوسی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ [سورۃ بقرہ]

ترجمہ: اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لیے۔

آسان حج

حج، عمرہ اور زیارت مدینہ منورہ

حج کے اعمال اور ارکان کو درجہ بدرجہ (Step by Step) بیان کیا گیا ہے کہ حاجی کو ہر ایک عمل کے بعد دوسرا عمل کیا کرنا ہے اس سے کتاب نہ صرف آسان ہوگی بلکہ گائیڈ کا کام کرے گی۔

ان شاء اللہ

تالیف

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب پالنپوری (کاکوسی)

نام کتاب : آسان حج

تالیف : حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب

پالنپوری (کاکوسی)

سیٹنگ اور ڈیزائننگ : رحمانی گرافکس ممبئی۔

9270708963

صفحات : 152

التماس

قارئین سے گذارش ہے کہ کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی دیکھیں یا کوئی مشورہ دینا چاہتے ہیں تو ضرور آگاہ فرمائیں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کالحاظ کیا جائے۔

فقط: حفظ الرحمن پالنپوری (کاکوسی)

ممبئی:9967300274/9323872161

سعودی:00966582929186

گذارش

جو صاحب

آسان حج

(اُردو، ہندی اور گجراتی) زبانوں میں

چھپوانا چاہتے ہیں تو کتاب میں بغیر گھٹائے بڑھائے

چھاپنے کی مؤلف کی طرف سے اجازت ہے۔

حفظ الرحمن پالنپوری (کاکوسی)

09323872161

ملنے کا پتہ

محمود اینڈ کمپنی

۱۲، گھوگھاری محلہ پہلی کراس گلی نزد بھنڈی بازار ممبئی ۴۰۰۰۰۳

Mobile:9821563696

فہرس

دعائیہ کلمات

شیخ طریقت حضرت مولانا **قمر الزماں** صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم

عرض ہے کہ مولانا حفظ الرحمن صاحب قاسمی پالنپوری (کاکوسی) کی تصنیف ''آسان حج'' پر سرسری نگاہ ڈالی جس سے بخوبی اندازہ ہوا کہ ماشاء اللہ مصنف نے نہایت واضح اور آسان طریقے سے حج کے فضائل ومسائل کو تحریر فرمایا ہے۔ جس سے انشاء اللہ جملہ حجاج کرام کو حج وعمرہ کے سلسلہ میں بہترین رہبری ورہنمائی میسر ہوگی۔

اس لئے حجاج کرام سے گذارش ہے کہ اس کو اپنے پاس رکھیں اور مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ اس سے مقبول ومبرور حج کی دولت نصیب ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا شرف حاصل ہوگا۔

اس کی افادیت وقبولیت کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اور مولانا حفظ الرحمن صاحب کے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائے۔ آمین اور مزید کتب نافعہ کی تصنیف مرحمت فرمائے۔ آمین

والسلام

محمد قمر الزماں الہ آبادی - ۱۶؍ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

عرض حال

حج کے موضوع پر علماء نے چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں لکھی ہیں، ساری ہی کتابیں اپنی جگہ پر اور اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت مفید اور قیمتی ہیں۔

زیر نظر کتاب ''آسان حج'' اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، اس میں خاص طور پر عوام کی ذہنیت کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت ہی آسان زبان میں ''حج وعمرہ'' اور ''زیارت مدینہ'' کو بیان کیا گیا ہے اور انداز ایسا اختیار کیا گیا ہے کہ ان شاء اللہ پڑھنے والے یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہیں گے کہ وہ تنہا حج نہیں کر رہے ہیں بلکہ ایک اچھا رفیق ان کی پوری پوری رہبری کر رہا ہے اور انہیں حج کے ارکان ادا کرنے میں لطف آ رہا ہے۔ اسی کے ساتھ حج وعمرہ کا نقشہ، مقاماتِ قبولیت دعا، اور مکہ مدینہ کے تاریخی ومتبرک مقامات کی مختصر طور پر نشاندہی بھی کی گئی ہے، اور اخیر میں گھر سے نکلنے سے لے کر لوٹنے تک موقع محل کی جامع دعائیں بھی درج کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نواز کر امت کے حق میں نافع بنا دے۔

وماذالك على الله بعزيز

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین بعد

حفظ الرحمن پالنپوری (کاکوسی) عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

نظم (تصورِ کعبہ) از:- حضرت عروج قادری

تصور میں تیرے ہے لطف اتنا تجھ میں کیا ہوگا
تیرے دیدار سے قلب حزیں کا غنچہ وا ہوگا
تیرے دیوار و در ہیں آئینہ اس کی تجلی کا
میری چشمِ بصیرت کے لئے تو آئینہ ہوگا
جمالِ لم یزل کا مظہر مخصوص تو ہے جب
تیرے آئینۂ رحمت میں خود وہ رونما ہوگا
تیرا جب سامنا ہوگا تڑپ اٹھے گا میرا دل
میری آنکھوں سے اشک غم مسلسل بہہ رہا ہوگا
ندامت کے پسینے میری پیشانی پہ ابھریں گے
میرا دل اپنی عصیاں پروری پر جل اٹھا ہوگا
لپٹ کر تیرے دامن سے کہوں گا اپنی سب حالت
نہ جانے کس طرح مجھ سے بیان مدعا ہوگا
پکار اٹھوں گا رب البیت رب البیت آخر کو
تیرے مالک کی رحمت میرا تنہا آسرا ہوگا
وہ دینِ حق کہ جس کا تو ہی مرکز سب سے پہلا ہے
نثار اس دن پر میرا سراپا ہو رہا ہوگا
بلک کر کہہ رہا ہے جانے کیا کیا تیرے گوشے میں
عجب انداز ہے اس کا یہ کوئی دل جلا ہوگا

نعت (سرکارِ مدینہ) از:-مولانا نسیم احمد فریدی

سراپا چمن ہے دیارِ مدینہ
دوام آشنا ہے بہارِ مدینہ

مدینے کے پھولوں کو کیا پوچھتے ہو
رگِ گل ہے ہر نوکِ خارِ مدینہ

دلوں پر ہے جس کی حکومت کا سکہ
زہے شوکتِ تاجدارِ مدینہ

کسی چیز کی اس کو حسرت نہیں ہے
میسر ہو جس کو غبارِ مدینہ

یہ مسجد یہ منبر یہ روضہ یہ گنبد
ہے فردوس ہر یادگارِ مدینہ

وہاں کی زمیں عرش سے بھی ہے اعلیٰ
جہاں دفن ہے تاجدارِ مدینہ

تہجد تلاوت تضرع دعائیں
خوشا سعیٔ شب زندہ دارِ مدینہ

حنین و تبوک اور بدر و احد میں
صف آرا ہوئے شہسوارِ مدینہ

کبارِ مدینہ تو یوں ہی بڑے ہیں
بڑوں سے بڑے ہیں صغارِ مدینہ

تمنا ہے عمرِ رواں اپنی گزرے
بہ ہمراہِ لیل و نہارِ مدینہ

فریدی چلو چل کے روضہ پہ کہنا
سلام آپ پر تاجدارِ مدینہ

حج کی اصل تیاری کیا ہے؟

حج بہت ہی اہم اور بہت بڑی عبادت ہے، اسی لئے حج کے اعمال کے شروع کی دعاؤں میں یہ الفاظ ہیں "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ" اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو آسان فرما اور قبول فرما آپ ﷺ نے آسانی بھی اللہ سے مانگی اور قبولیت بھی مانگی، لہٰذا ہم بھی دعا کریں کہ اے اللہ حج کو آسان فرما اور قبول فرما۔

حج بڑا فریضہ ہے، اس کے بڑے بڑے فضائل ہیں، اس لئے اس کو سیکھ کر کرنا ہے، سمجھ کر کرنا ہے، اور حج میں جانے سے پہلے ہمیں اپنے دل کی کیفیات بنانی ہیں، اس طور پر کہ ہمارا دل اللہ کی طرف متوجہ ہو، دین کا شوق و رغبت پیدا ہو، حضور سے محبت میں اضافہ ہو، اور آپ کے طریقوں کے اتباع میں مزہ آنے لگے، نماز اور دعاؤں میں اہتمام ہونے لگے، نمازوں کو جاندار بنانے کا فکر پیدا ہو جائے، اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب حج سے پہلے ہم اپنے ماحول سے یکسو ہو کر کچھ دن دین کی محنت اور فکروں میں نورانی ماحول میں گزاریں تا کہ دل کی کیفیات صحیح ہوں اور کچھ روز مکمل یکسو ہو کر حج کا طریقہ اس کے

اعمال، ارکان اور متبرک جگہوں کے آداب سیکھیں۔

کتنی بڑی محرومی کی بات ہوگی کہ ہم اتنا بڑا سفر کریں، اتنا بڑا خرچ کریں، اتنی بڑی اہم عبادت کا فریضہ ادا کریں اور بے فکری کے ساتھ ہو، بغیر سمجھے سیکھے ہو، بغیر دل کی کیفیات بنائے ہوئے ہو، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے ان مبارک جگہوں کے قیمتی اوقات بھی بے فکری کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ نہ طاعت وعبادات میں حضوریٔ قلب نصیب ہوتا ہے، نہ گناہوں سے بچنے کا کوئی خاص اہتمام ہوتا ہے، بس یوں ہی ایک سیر و تفریح کی شکل بن کے رہ جاتی ہے۔ اللھم احفظنا منه

متبرک مقامات کی طاعت وعبادت پر جیسے ہزاروں گنا اضافے کے ساتھ اجر ملتا ہے۔ ایسے ہی وہاں کی بے فکری، نافرمانی اور گناہ پر پکڑ بھی سخت ہے۔ لیکن اس سے بھی لاپرواہی ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حج سے لوٹنے کے بعد وہ دلجمعی حاصل نہیں ہوتی۔ اور اتنی عظیم عبادت کرنے کے بعد بھی وہ چیز حاصل نہیں ہوتی جو ایک حاجی کو حاصل ہونی چاہیئے اور وہ کیفیت نہیں بنتی جو اللہ کے دھیان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی طریقوں کے مطابق زندگی گزارنے پر اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی فکروں والی راہ پر ڈال دے جب کہ حج سے یہی

مطلوب ہے۔

حج مبرور کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ"، حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں ہے۔

[بخاری: ۱۷۷۳، عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ]

حج مبرور کی تشریح میں بہت سارے اقوال ہیں، ان میں ایک قول حضرت حسن بصریؒ کا ہے کہ حج مبرور سے مراد ایسا حج ہے کہ اس حج کے بعد حاجی کی زندگی میں تبدیلی آجائے، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طلب اور شوق پیدا ہو جائے۔ بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ وہاں جا کر معلم سکھائے گا یا وہاں لوگوں سے سیکھ لیں گے، اس خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہئے بلکہ پہلے ہی تیاری کر لینا چاہئے۔

اللہ کا عظیم انعام

بہت دنوں سے سن رہے تھے بچپن میں پڑھا تھا کہ مکہ ایک شہر ہے، جہاں ہمارے نبی پیدا ہوئے، جہاں اللہ کا گھر ہے، آج آپ کے لئے وہ دن قریب آ گئے کہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے

آپ حضرات کو اپنے گھر کی زیارت کے لئے منتخب کیا یہ اللہ کا کتنا عظیم انعام ہے۔ کیا اس کی قدردانی ضروری نہیں ہے؟ اللہ کے کتنے بندے ہیں جو بیچارے زندگی بھر تمنائیں کرتے ہیں ارمان رکھتے ہیں ان کی آرزو اور تمنائیں پوری نہیں ہوتی اور دنیا سے چل بستے ہیں۔ یہ سعادت ہر ایک کے مقدر میں نہیں ہوتی۔ کتنے لوگ ہیں جو آج بھی اس کے لئے تڑپتے ہیں۔ کیا آپ پر اس کا خصوصی فیضان نہیں ہے؟ لہٰذا اس کی قدردانی اور فکر و اہتمام کریں کہ فرائض کی پوری پابندی، نوافل کا اہتمام، خدمتِ خلق کا جذبہ، حرم کے باشندوں کا احترام، اہل مدینہ کی تعظیم اور ان کی خدمت، لوگوں کی راحت رسانی، کسی کو ادنیٰ تکلیف دینے سے پرہیز، کسی کی سخت سست بات پر اور ناگواریوں پر صبر و ضبط اور معاف کرنے کا مزاج، کمزوروں، معذوروں کی خدمت، بے کسوں، بے بسوں کی دست گیری، محتاجوں کی مدد ہمسایوں کی مکمل رعایت، ''یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ'' کا مکمل مظاہرہ، صفات حمیدہ، صبر، شکر، توکل، تواضع و عبدیت عاجزی اور انکساری، ذکر، استغناء، دعاؤں کی کثرت، ہر موقع پر نگاہ صرف اللہ پر اور اپنی ذات کی مکمل نفی، ان تمام امور کی مشق کریں اور اس کی رعایت

کے ساتھ سفر پورا ہو، حج کا سفر بھی اور زندگی کا سفر بھی۔ یہ تو ایسے امور ہیں کہ برسہا برس اس کی تیاری کی جائے تو کوئی بڑی بات نہیں، کچھ عجب نہیں کہ سیکڑوں اللہ کے بندوں کی طرح ہم کو بھی اس کا احساس ہو اور ہم بھی صوفی کی زبان میں اس طرح گویا ہوں۔

یہ حسرت رہ گئی پہلے سے حج کرنا نہ سیکھا تھا
کفن بر دوش جا، پہنچا مگر مرنا نہ سیکھا تھا

نہ رہبر تھا نہ رہ رو تھا نہ منزل آشنا تھا میں
محبت کا سمندر دل کی کشتی ناخدا تھا میں
ہوائیں تھیں تلاطم تھا سفینہ ڈگمگاتا تھا
بڑا گہرا سمندر تھا جدھر نظریں اٹھاتا تھا
وہ موتی تہ نشیں تھے میں مسافر جن کا جویا تھا
کہاں موتی کہاں میں خود سفینہ ہی ڈبویا تھا

لہٰذا پہلے یہ تیاریاں کرلیں یہی اصل تیاری ہے، یہ نہیں کہ اپنا سامان اکٹھا کریں، بیگ تیار کریں، سامان کی دوڑ دھوپ میں لگ جائیں، کھانے پینے کی اشیاء مہیا کریں، یہ تیاری نہیں ہے بلکہ یہ تو ضروریات ہیں۔

حج وعمرہ کے فضائل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی خوشنودی کے لیے حج کرے اور (حج کے دوران) فحش گوئی سے بچے اور نافرمانی نہ کرے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسے اس دن پاک تھا جب اس کی ماں نے جنا تھا۔ [بخاری/مسلم: ۱۵۲۱، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ]

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: حاجی کبھی فقیر نہیں ہوسکتا۔

[طبرانی اوسط: ۵۲۱۳، جابر]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد: فرمایا حج وعمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو دعا قبول فرمائے، اگر وہ مغفرت طلب کریں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔

[ابن ماجہ: ۲۸۹۲، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی حاجی سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو، اور مصافحہ کرو اور اس سے اپنی مغفرت کی دعا کی درخواست کرو، کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہے۔ [مشکوٰۃ: ۲۵۳۸]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حاجی کی سفارش اس کے گھرانے کے چارسو آدمیوں کے بارے میں قبول ہوتی ہے اور حاجی اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن تھا۔ [مسند بزار:۳۱۹۶]

حج نہ کرنے پر وعید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ شریف جاسکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہوکر مرجائے یا نصرانی ہوکر مرے۔ [ترمذی:۸۱۲،علی]

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس ارشاد کی تائید میں یہ آیت پڑھی" وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ" [آل عمران:۹۷]

ترجمہ:- اللہ جل شانہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج (فرض) ہے جو وہاں پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو اور جو منکر ہو تو (اللہ تعالیٰ کا کیا نقصان ہے) اللہ تعالیٰ تمام جہاں سے غنی ہے (ان کو کیا پرواہ؟)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص تندرست ہو اور پیسے والا ہو کہ حج کو جا سکے اور پھر بغیر حج کئے مر جائے، قیامت کے دن اس کی پیشانی پر کافر لفظ لکھا ہوا ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے وہ آیتِ شریفہ پڑھی جو اوپر گزری۔ [درمنثور]

سفرِ حج سے پہلے ضروری کام

حج کا سفر شروع کرنے سے پہلے کچھ کام ضرور کرلیں جن کا کرنا شرعاً ضروری ہے۔

پہلا کام اس مبارک سفر میں اپنی نیت درست کرلیں، نیت صرف یہ ہو کہ اللہ کے حکم کو پورا کرنے کے لیے اور اس کو راضی کرنے کے لئے میں حج کر رہا ہوں، دنیا کی عزت، شہرت، نام ونمود، دکھاوا، کوئی تجارتی فائدہ یا دنیا کی کوئی غرض بالکل نہ ہو، ورنہ اتنا بڑا عمل اور اتنی بڑی قربانی ضائع اور برباد ہو جائے گی، کیونکہ جس عمل میں نیت فاسد ہوتی ہے وہ عمل اللہ کے یہاں مردود ہو جاتا ہے، لہٰذا نیت کو خوب ٹٹولیں اور درست کریں۔

دوسرا کام روانگی سے پہلے اپنے تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے خوب سچی پکی توبہ کرلیں، خوب گڑگڑا کر ندامت کے ساتھ، اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے آئندہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں۔ تاکہ آپ گناہوں کی گندگی سے صاف ستھرے ہوکر اپنے مولیٰ کے دربار میں پہنچیں۔

تیسرا کام اللہ کے جن بندوں کے حقوق آپ کے ذمہ ہیں ان کی کبھی حق تلفی ہوئی ہو، ستایا ہو، جن کا کبھی دل دکھایا ہو، جن کا اپنے اوپر کوئی مالی حق باقی رہ گیا ہو کسی کا قرض اپنے ذمہ ہو، ان تمام سے مل کر معاملہ صاف کرلیں خوب معافی تلافی کرلیں۔ اور جن کا کسی طرح کا کوئی حق نکل رہا ہے ان کو ادا کردیں۔ اور جن امور کے متعلق وصیت کرنی ہوں ان کے متعلق وصیت نامہ لکھ دیں۔ ان تمام امور کو پورے اہتمام کے ساتھ کریں۔ ان میں کوئی شرم و عار نہ کریں تاکہ حج آپ کے لیے دنیا اور آخرت میں کامیابی اور صالح زندگی کا ذریعہ بنے۔

حجاج کرام سے گذارش

حجاج کرام سے گزارش ہے کہ سفر حج سے پہلے جہاں آپ حج کا

طریقہ اور اس کے ارکان سیکھ رہے ہوں، وہیں جنازہ کی نماز بھی پوری سیکھ لیں، خاص کر جنازہ کی دعائیں، کیونکہ حرم میں تقریباً ہر نماز کے بعد جنازہ کی نماز ہوتی ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے، لہٰذا سیکھ لینا چاہیے۔

دوسری بات حرم کے اطراف میں بنی ہوئی تمام بلڈنگوں اور ہوٹلوں میں عام طور پر انگریزی بیت الخلا بنے ہیں اور اب نئی تعمیرات میں سب ہی انگریزی بناتے ہیں، انڈین بیت الخلا نہیں بناتے ہیں لہٰذا اس کے استعمال کا طریقہ بھی سمجھ لیں تاکہ پاکی صفائی کا آپ خیال رکھ سکیں۔

گھر سے روانگی

اب آپ اپنے گھر سے روانہ ہو رہے ہیں وہ مبارک گھڑی آگئی ہے، روانگی سے پہلے ہو سکے تو دو رکعت نفل پڑھ لیں اور نماز کے بعد سفر میں سہولت و عافیت کی، گناہوں سے بچنے کی، حج کی قبولیت کی دعا کریں۔ نکلنے سے پہلے اپنا سامان پورا منظم کر لیں، ضروریات کا سامان لے لیں، زیادہ بوجھ نہ بنائیں اور جو چیزیں ممنوع ہیں وہ نہ لیں مثلاً چاقو، خنجر، تیل، گھی، ویڈیو، آڈیو کیسیٹ وغیرہ تاکہ کسٹم میں پریشانی نہ ہو اور اپنے سامان کو اچھے بیگ میں باندھ کر اس پر بڑے حروف میں پورا

ایڈریس (پتہ) لکھیں، ملک کا نام بھی ضرور لکھیں۔ بیگ پر ایسی کوئی علامت رکھیں کہ دیکھتے ہی اپنے سامان کو پہچان سکیں، اور گھر سے دعا یاد ہوتو پڑھ کر نکلیں۔ ''بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' [ابوداؤد: ۵۰۹۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

یاد نہ ہوتو صرف ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھ لیں سواری کا پہلے سے نظم رکھیں اور فلائٹ کے وقت سے تین چار گھنٹہ پہلے ہی ایئر پورٹ پر پہنچ جائیں اور احرام اگر ہوسکے تو گھر سے ہی باندھ کر نکلیں یا ایئر پورٹ پر جاکر باندھیں، ایئر پورٹ پر بھی پورا انتظام رہتا ہے، وہاں پر ہمارے بہت سے بھائی مستقل حاجیوں کی خدمت میں رہتے ہیں، وہ پوری رہبری کرتے ہیں، احرام بھی بندھواتے ہیں، اللہ ان کو بہترین بدلہ دے۔ فلائٹ کے وقت سے پہلے آپ کو اندر لے لیں گے، سب سے پہلے لگیج کی جانچ اور کسٹم ہوگا اور بورڈنگ پاس آپ کو دیا جائے گا، اس کے بعد امیگریشن سے گزریں گے اس کے بعد سیکوریٹی جانچ ہوکر آپ اندر کے حصہ میں پہنچ جائیں گے۔ اور آپ کا سامان اسی فلائٹ کے لگیج میں پہنچ جائے گا جس فلائٹ میں آپ سوار ہوں گے۔

احرام کا طریقہ اور ترتیب

حج اور عمرہ میں سب سے پہلا عمل احرام ہے۔ حج یا عمرہ کی نیت سے تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں ان دو چادروں کا نام احرام نہیں ہے، اس لئے ان چادروں کو بدل بھی سکتے ہیں، بار بار بھی بدل سکتے ہیں، چونکہ احرام میں سلے ہوئے کپڑے منع ہے حاجی ان دو چادروں میں ہی رہتا ہے اسی لئے لوگ ان دو چادروں کو بھی احرام کہہ دیتے ہیں۔

احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوالیں، موئے زیرناف صاف کرلیں لبیں لے لیں، اور ناخن کاٹ لیں، احرام سے پہلے غسل مسنون ہے، نہ ہوسکے تو وضو ہی کرلیں۔

احرام میں دو چادریں ہوتی ہیں بغیر سلی ہوئی، ایک چادر کو تہبند کی طرح باندھ لیں اور دوسری چادر کو اوڑھ لیں، یہ احرام بندھ گیا، مگر یاد رکھیں ابھی احرام شروع نہیں ہوا، احرام شروع ہوگا نیت کرنے سے اور تلبیہ (لبیک کہنے) سے، احرام باندھنے کے بعد اوپر کی چادر سے سر ڈھانک کر دو رکعت نفل نماز پڑھ لیں، اگر مکروہ وقت نہ ہو۔ اور ٹوپی پہن کر بھی پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ابھی احرام شروع نہیں ہوا۔ اس کے

بعد آپ کو نیت اور تلبیہ پڑھنا ہے۔ تلبیہ یعنی "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ" [مسلم: ۲۸۶۸، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ]

اگر چاہیں تو فوراً نیت کر کے تلبیہ کہہ لیں یا فلائٹ میں سوار ہونے کے بعد میقات آنے سے پہلے۔

ہوائی جہاز میں میقات آنے سے پہلے کپتان کی طرف سے حاجیوں کو اطلاع دی جاتی ہے" کہ اب آپ میقات سے قریب پہنچ رہے ہیں" مگر آپ اس کا انتظار نہ کریں بلکہ فلائٹ میں سوار ہوتے ہی نیت کر لیں اور تین مرتبہ ذرا بلند آواز سے "لَبَّيْكَ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" پڑھ لیں۔

جب آپ نے نیت اور تلبیہ کہہ لیا تو اب احرام شروع ہو گیا، اب آپ پر احرام کی پابندیاں لگ گئیں، اب دو باتیں آپ کو سمجھنی ہیں۔ نیت کیسے کرنا؟ اور احرام کی پابندیاں کیا ہیں؟ [شامی: ۳/۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸]

حج کی تین صورتیں

نیت کو سمجھنے سے پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ حج تین طرح کا ہوتا ہے۔

پہلا صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا، اس کو "حج افراد" کہتے ہیں۔

دوسرا حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھنا یعنی احرام باندھ کر حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنا اس کو "حج قران" کہتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں احرام کی پابندیاں احرام باندھنے سے لے کر حج سے فارغ ہونے تک رہتی ہیں۔ یعنی لمبے وقت تک احرام باقی رہتا ہے جو عام طور پر مشکل ہوتا ہے۔ اور ایک تیسری صورت جو آسان ہے کہ احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کر لیں، مکہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام ختم، پھر ۸/ ذی الحجہ سے حج کی نیت کر کے احرام باندھیں اور حج پورا کر کے احرام ختم۔ اس کو "حج تمتع" کہتے ہیں، یہ آسان ہے اور عوام کے لیے اس میں سہولت ہے۔ لہٰذا اس کتاب میں تمتع کا طریقہ تفصیل سے لکھا جا رہا ہے۔ اسی کے ساتھ افرادؔ اور قرانؔ کی بھی وضاحت ہے۔ [شامی: ۳/ ۵۶۱، ۵۵۴]

حج کی تینوں قسموں میں فرق

ایک فرق تو ان تینوں میں نیت میں ہے کہ افراد میں صرف حج کی نیت ہوتی ہے۔ قرانؔ میں حج وعمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت ہوتی ہے اور تمتع میں احرام باندھ کر پہلے عمرہ کی نیت ہوتی ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۷۹]

دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ افرادؔ اور قرانؔ میں احرام شروع سے حج کے ختم تک رہے گا اور تمتع میں عمرہ کر کے احرام کھل جائے گا اور ۸/ذی الحجہ تک حاجی بغیر احرام کے رہے گا، پھر ۸/ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے گا۔ [شامی:۳/۵۵۷،۵۶۳]

ایک تیسرا فرق یہ ہے کہ قرانؔ اور تمتع میں قربانی واجب ہے اور افرادؔ میں قربانی واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے۔ [شامی:۳/۵۶۵]

تینوں میں افضل قران ہے مگر احرام کی پابندیوں سے بچنا مشکل ہوتا ہے اس لیے عوام کو تمتع کی رائے دی جاتی ہے۔ تینوں قسموں میں حج وعمرہ کے اعمال واحکام اور احرام کے مسائل یکساں ہیں۔

[شامی:۳/۵۵۳]

نیت کیسے کریں

آپ کا حج ''تمتع'' ہے تو چونکہ آپ کو مکہ جا کر پہلے عمرہ کرنا ہے اس لیے یہ احرام آپ کا عمرہ کا ہے تو آپ نیت یوں کریں عربی میں کہیں یا اردو میں یا اپنی زبان میں'' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ'' ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو

آسان فرما اور قبول فرما۔

جن کا حج افراد ہے، وہ اس طرح نیت کریں" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ "اور جن کا حج قران ہے وہ عمرہ اور حج کی ایک ساتھ اس طرح نیت کریں" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ "جب نیت ہوگئی تو نیت کے ساتھ ہی تھوڑی بلند آواز سے تین مرتبہ "لبیک" پڑھیں اور عورتیں آہستہ پڑھیں۔ [شامی:۳/۴۸۹]

یاد رکھیں نیت کرکے فوراً لبیک نہیں پڑھیں گے تو نیت مکمل نہیں ہوگی۔

"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ"

ترجمہ: حاضر ہوں! اے اللہ حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، ساری تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

اس دعا کو تلبیہ کہتے ہیں، یہ حج وعمرہ کی خاص دعا ہے۔اس کو بار بار اور ہر موقعہ پر پڑھنا ہے۔گویا حج میں افضل ذکر یہی ہے۔

تلبیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب ہے؛ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اللہ کے بندوں کو پکارا تھا کہ آؤ اللہ کے در پر حاضری دو۔ پس جو بندے حج وعمرہ میں تلبیہ پڑھتے ہیں تو گویا یوں کہتے ہیں اے اللہ! تو نے اپنے بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آواز لگوا کر ہم کو بلایا تھا تو ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں، تیرے سامنے حاضر ہیں۔

[تفسیر قرطبی: ۳۶/۱۲]

احرام کی پابندیاں کیا ہیں؟

جب آپ نے احرام باندھ کر نیت کرلی اور تلبیہ پڑھ لیا تو آپ پر احرام کی پابندیاں لگ گئیں۔ [شامی: ۴۸۵/۳]

(۱) اب آپ سر اور چہرہ نہیں ڈھانک سکتے، عورت صرف چہرہ نہ ڈھانکے، یعنی اس پر کپڑا نہ لگائے، عورت کے لئے سر کو چھپانا ضروری ہے۔ [شامی: ۴۹۷/۳]

(۲) اب آپ خوشبو نہیں لگا سکتے، نہ سونگھ سکتے ہیں۔ یہ حکم مرد وعورت دونوں کے لئے ہے۔ [شامی: ۴۹۶/۳]

نوٹ: خوشبو والا ٹشو پیپر ہوائی جہاز میں جو دیا جاتا ہے اس کو استعمال نہ کریں۔

(۳) اب آپ اپنے چہرہ، سر یا بدن کے کسی حصہ کا بال نہیں توڑ سکتے، اسی طرح ناخن نہیں کاٹ سکتے، یہ حکم بھی مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۸]

(۴) اب آپ سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے، جیسے کرتا، پائجامہ، کوٹ، پتلون، بنیان وغیرہ، یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے۔

[شامی: ۳/ ۴۹۸]

(۵) اب آپ نہ بیوی سے صحبت کر سکتے ہیں، نہ میاں بیوی کے تعلقات والی باتیں کر سکتے ہیں۔ یہ حکم بھی مرد و عورت دونوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۵]

(۶) اسی طرح اب آپ ایسا جوتا نہیں پہن سکتے جو پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی کو ڈھانک دے۔ جوتا بوٹ نہ پہنیں، سلیپر جیسی چپل پہنیں، یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۹]

(۷) اب آپ حرم کی گھاس، پودا یا درخت کی ٹہنی نہیں توڑ سکتے، یہ حکم مرد و عورت دونوں کے لیے ہے۔

(۸) اب آپ حرم میں کسی بھی جانور کا شکار یا شکار کی طرف اشارہ نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ اپنے بدن یا سر کی جوں بھی نہیں مار

سکتے۔ یہ بھی مرد وعورت دونوں کے لیے ہے، تو گویا آٹھ پابندیاں مردوں پر ہیں اور چھ پابندیاں عورتوں پر ہیں۔ لہٰذا احرام کی حالت میں ان پابندیوں کا پورا خیال رکھیں اور احرام کی حالت میں اپنے آپ کو عبادت، نیکیوں اور اچھی عادتوں کا پابند بنائیں، علماء نے لکھا ہے کہ احرام کی حالت میں حاجی جو عادت اختیار کرتا ہے اس کا اثر موت تک باقی رہتا ہے۔ [شامی: ۳/۴۹۶]

عورت کا احرام

یاد رکھو! عورت کا احرام صرف اس کے چہرے کا کھلا رکھنا ہے، عورت اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں رہے گی۔ موزے، دستانے اور زیورات بھی پہن سکتی ہے۔ ہاں، چہرہ کھلا رکھنا ضروری ہے، لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ بے پردگی ہو، پردہ بھی ضروری ہے۔ لہٰذا سر پر کیپ نما نقاب ڈالے کہ جس سے پردہ بھی ہو جائے اور کپڑا بھی منہ پر نہ لگے، ایسا نقاب بازار میں مل جاتا ہے۔ عورت کو صرف چہرہ کھلا رکھنا ہے، سر کو ڈھانکنا ضروری ہے، اس لیے بہتر ہے کہ سر پر چھوٹا رومال باندھ دے تاکہ سر نہ کھلے، لیکن یاد رکھو! یہ احرام نہیں ہے، اس لیے وضو میں مسح کرتے وقت اس کو کھولنا ضروری ہے۔ [شامی: ۳/۴۹۷؛ غنیۃ الناسک: ۹۴]

بہت ساری عورتیں سر پر بندھے ہوئے کپڑے کو احرام کا حصہ سمجھتی ہیں اس لئے وہ مسح کرتے وقت یہ کپڑا نہیں کھولتی۔ اسی پر مسح کرلیتی ہیں، حالانکہ اس طرح مسح نہیں ہوتا لہٰذا وضو ہی نہ ہوگا۔

اگر عورت ناپاکی کی حالت میں ہو تو اسی حالت میں احرام باندھے اور دو رکعت احرام کی نہ پڑھے۔ پھر مکہ پہنچنے کے بعد جب تک پاک نہ ہو مسجد حرام میں نہ جائے۔ جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے مسجد میں جائے، طواف وسعی کرے۔ [ابو داؤد: ۱۷۴۳]

بچے کا احرام: بہت سارے لوگ چھوٹے بچوں کو بھی حج میں لے جاتے ہیں، تو نابالغ بچہ اگر ہوشیار اور سمجھدار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور تمام ارکان وافعال بالغ کی طرح ادا کرے۔ اگر ناسمجھ اور چھوٹا ہے تو اس کا سرپرست اس کی طرف سے احرام باندھے اور تمام ارکان میں اس کی بھی نیت کرلے۔

[غنیۃ الناسک: ۱۳، ۸۳؛ شامی: ۳/ ۴۶۷؛ فتاوی ہندیہ: ۲۳۶]

مکہ کی طرف روانگی اور جدہ

حج اور عمرہ کا پہلا کام یعنی احرام آپ نے باندھ دیا، اب آپ کو مکہ

پہنچنے تک کوئی خاص کام نہیں کرنا ہے، بس احرام کی پابندیوں کا خیال رکھنا ہے اور اللہ کے دھیان و توجہ کے ساتھ، شوق و محبت سے "لبیک" پڑھتے رہنا ہے یہ تقریباً پانچ گھنٹے کا سفر ہے۔ اس کے بعد آپ جدہ اتریں گے، کچھ گھنٹے وہاں آپ کی پاسپورٹ، کسٹم وغیرہ کی کارروائیاں ہوں گی، وہیں پر آپ کو معلم کا نام نمبر کارڈ اور مکہ میں بلڈنگ/ ہوٹل اور کمرے کا نمبر دیا جائے گا۔ وہاں ذرا ہوشیار رہ کر کسی سے پوچھ تاچھ کر کے ساری کارروائی کروالیں، اس کے بعد کسٹم شیڈ سے اپنے سامان کو پہچان کر ایک طرف کرلیں، پھر وہاں کے کارکن وہ سامان اس بس میں رکھیں گے جس بس میں آپ سوار ہو کر مکہ پہنچیں گے۔ جدہ اُتر کر آپ کے دل کی عجیب کیفیت ہوگی، خوشی ہوگی اور ہونی ہی چاہیے کہ اب آپ بہت قریب آگئے ہیں، جدہ سے مکہ مکرمہ کا راستہ صرف ڈیڑھ دو گھنٹے کا ہے، اس لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھوڑا بہت کھانے پینے کا سامان ساتھ رکھ لیں۔ یہاں سات آٹھ گھنٹے اور کبھی دس گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں، لہٰذا صبر و تحمل سے کام لیں، کسی پر غصہ نہ کریں اور غلط الفاظ زبان سے نہ نکالیں۔

جدہ سے مکہ معظمہ

جدہ سے بس میں سوار ہو کر جب آپ روانہ ہوں گے تو مکہ آنے سے بیس کلو میٹر پہلے وہ جگہ آتی ہے، جہاں سے حرم کی حد شروع ہو جاتی ہے۔

اسی کے قریب حدیبیہ کا وہ مقام بھی ہے جہاں حضور ﷺ کو کفارِ مکہ نے عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے موت پر بیعت لی تھی۔ جس کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں۔ قرآن میں بھی اس کا ذکر ہے۔ یہاں سے حرم کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ اس جگہ ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے۔ سڑک کے کنارے پر بڑے حروف میں لکھا بھی ہے "هٰذَا حَدُّ الْحَرَمِ" یہ حرم پاک کی حد ہے۔ مگر یہ حدیبیہ والی جگہ جدہ سے مکہ معظمہ آنے والی پرانی سڑک پر ہے، اس کے قریب نئی سڑک بنی ہوئی ہے وہاں پر حرم کی حد بتانے کے لیے سڑک پر رحل کی شکل بنی ہوئی ہے عام طور پر بسیں اور گاڑیاں نئی سڑک سے مکہ آتی ہیں، بہر حال جب یہ جگہ آئے تو خوب شوق و محبت اور خوف و ادب کی کیفیت کے ساتھ گزریں اور اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ! یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے، اس میں جانوروں کو بھی

امن ہے۔ تو اس کی برکت اور حرمت سے میرے گوشت، پوست اور سارے جسم پر جہنم کی آگ حرام کردے اور قیامت کے عذاب سے مجھے امن دیدے اگر عربی میں یاد ہو تو عربی میں کہیں "اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبِشْرِیْ عَلَی النَّارِ، اَللّٰھُمَّ آمِنِّیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ" [قاضی خان: ۱/ ۳۱۵]

حدودِ کوچۂ محبوب ہیں وہیں سے شروع
جہاں سے پڑنے لگیں پاؤں ڈگمگائے ہوئے

مکہ معظمہ میں داخلہ

اب آپ اس مقدس شہر میں داخل ہو گئے جسے ام القری (بستیوں کی ماں) ہونے کا شرف حاصل ہے، یہی وہ عظمت والا شہر ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے، یہیں سے ابراہیم علیہ السلام نے آواز لگائی تھی اور تمہیں اللہ کے گھر کی حاضری کی دعوت دی تھی اور تم اس کے جواب میں "لبیک" کہتے ہوئے دیوانہ وار حاضر ہوئے ہو، یہی تمہارے رسول کی جائے پیدائش اور ان کا آبائی وطن ہے، یہاں کا چپہ چپہ ان کی اور

ان کے جاں نثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانیوں سے منور نظر آئے گا۔

نہایت عاجزی کے ساتھ استغفار کے ساتھ ”لبیک“ کہتے ہوئے داخل ہوں، خوف اور ادب کے ساتھ اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ مجھے اس پاک اور مبارک شہر میں سکون و اطمینان سے رہنا نصیب فرما۔ یہاں کے حقوق اور آداب کی توفیق دے اور حلال روزی عطا فرما۔

[شامی:۳/ ۵۰۲؛غنیۃ الناسک:۹۵]

معلم کی بس آپ کو آپ کی بلڈنگ تک پہنچا دے گی، وہاں آپ اپنی رہائش کو دیکھ لیں، اپنا سامان وغیرہ ترتیب سے رکھ کر اپنی ضروریات سے فارغ ہوجائیں اور تھوڑا بہت آرام کر کے مسجد حرام کی طرف جائیں، اس موقع پر حاجی بہت جلد بازی کرتے ہیں، تھکے مارے فوراً ہی حرم میں بھاگتے ہیں، آپ لوگوں کی دیکھا دیکھی بالکل نہ کریں، بلکہ آرام کر کے ہشاش بشاش ہو کر حرم میں جائیں۔

[شامی:۳/ ۵۰۳]

یہ بات دھیان میں رکھیں کہ مکہ میں پہنچتے ہی معلم کی طرف سے جو پیلا پٹکا ملے گا اس کو اخیر تک ہاتھ پر باندھے رکھیں اور جو کارڈ ملے گا اس کو سنبھال کر رکھیں یہی آپ کا پتہ اور پاسپورٹ ہے جو آپ کے وہاں گم

ہو جانے پر انتظامیہ کو بتانے پر آپ کی مدد کرے گا اور وہ آپ کو آپ کے پتے پر یا معلم تک پہونچا دیں گے اس لیے اس کو آپ سنبھال کر رکھیں۔ خاص طور پر عورتوں کو تاکید کریں کہ وہ اس کو بالکل نہ نکالیں۔

بیت اللہ پر حاضری

اپنے کمرے سے نکلتے وقت بلڈنگ کا پتہ اور سب ساتھیوں کے فون نمبر اپنے پاس ضرور لکھ کر رکھ لیں پھر باوضو ہو کر مسجد حرام کی طرف چلیں۔ کسی بھی دروازے سے خشوع وخضوع سے داخل ہوں داخل ہونے سے پہلے دروازے کا نمبر لکھ لیں اور ساتھیوں سے کہیں کہ گم ہونے کی صورت میں اس نمبر کے دروازے پر ملیں گے۔ داخل ہوتے وقت "بسمِ اللہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ" کہہ کر دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" [ترمذی:۱/۷۱]

داخلے کے وقت خانہ کعبہ پر جب پہلی نگاہ پڑتی ہے تو اس وقت کی دعا اللہ پاک قبول فرماتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سب سے پہلی دعا یہ کریں کہ

اے اللہ! موت تک میری تمام جائز دعاؤں کو جو میرے حق میں بہتر ہوں اور جو تجھے پسند ہوں قبول فرما۔ یا یوں کہیں: اے اللہ! مجھے مستجاب الدعوات بنا دے۔ " اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ " کہہ کر ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں کریں، جتنی دیر دعا کر سکتے ہیں اور جو دعائیں کر سکتے ہیں، انشاء اللہ اس وقت کی ساری دعائیں آپ کی قبول ہیں۔

اگر یاد ہو تو یہ دعا بھی شامل کریں۔ [غنیۃ المناسک: ۹۸؛ شامی: ۳/ ۵۰۳]

" اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمُهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَتَكْرِيْمًا وَبِرًّا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ، اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الدَّيْنِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ "۔

[قاضی خان علی ھامشہ فتاوی ھندیہ: ۱/ ۳۱۵]

اے اللہ! اپنے مقدس گھر کی عزت و عظمت، شرافت و ہیبت میں ترقی فرما اور حج و عمرہ کرنے والوں میں جو اس کی تعظیم و تکریم کریں ان کو بھی شرافت و عظمت اور نیکی عطا فرما، اے اللہ! تیرا ہی نام سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو ہم پر سلامتی بھیج، میں اس مقدس گھر

کے رب کی پناہ لیتا ہوں قرضہ سے اور محتاجی سے اور سینہ کی تنگی سے اور قبر کے عذاب سے۔ اگر ہوسکے تو اس عاجز و ناتواں کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلیں۔

عمرہ اور اس کا طریقہ

اب آپ کو عمرہ کرنا ہے، عمرہ بہت آسان ہے، عمرہ میں آپ کو صرف چار کام کرنے ہیں۔ اس کو ذہن میں بٹھالو۔

(۱) پہلا کام: نیت اور لبیک کے ساتھ احرام باندھنا، احرام تو آپ کا بندھا ہوا ہے۔ [شامی:۳]

(۲) دوسرا کام: بیت اللہ کا طواف کرنا، رمل اور اضطباع کے ساتھ۔ بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

[شامی:۳/۵۱۰]

رمل کہتے ہیں کاندھے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا اکڑ کر چلنا، رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں ہوتا ہے۔

اضطباع کہتے ہیں احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا، اضطباع طواف کے ساتوں چکر میں ہوتا ہے۔

(۳) تیسرا کام: صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ [شامی: ۳/ ۵۱۴]

(۴) چوتھا کام: حجامت بنوانا، یعنی سر کے بال منڈوانا یا سب طرف سے ایک پور کے برابر کٹوانا لیکن منڈانا افضل ہے۔

[شامی: ۳/ ۵۶۳]

بس یہ چار کام کردیے تو آپ کا عمرہ ہوگیا۔ اب اچھی طرح سمجھ لیں طواف کیسے کرنا؟

طواف کا طریقہ

بیت اللہ کے چار کونے ہیں ایک کونے پر حجر اسود ہے اور جب حجر اسود کی طرف رخ کریں گے تو داہنی طرف رکن عراقی ہے اور بائیں طرف رکن یمانی ہے رکن عراقی کے بعد والے کونے کو رکن شامی کہتے ہیں۔ جب طواف شروع کریں تو آپ حجر اسود پر آئیں، اس وقت احرام میں اضطباع کرلیں یعنی داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں، حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ کعبہ کی طرف رخ ہو اور پورا حجر اسود داہنی طرف ہو، پھر طواف کی نیت کریں "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الطَّوَافَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ" اے

اللہ! میں طواف کی نیت کرتا ہوں تو اس کو آسان فرما اور اس کو قبول فرما، نیت کر کے داہنی طرف اتنا ہٹے کہ حجر اسود بالکل سامنے آجائے، پھر جیسے نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہیں اسی طرح ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" پھر دونوں ہاتھ حجر اسود پر اس طرح رکھیں جیسے سجدے میں رکھے جاتے ہیں۔ اور دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں سر رکھ کر حجر اسود کو ادب کے ساتھ بوسہ دیں، بھیڑ کی وجہ سے اگر حجر اسود کو بوسہ دینا مشکل ہو تو صرف ہاتھ لگا کر ہاتھ کو بوسہ دیں، لیکن آج کل یہ بھی مشکل ہے۔ حجر اسود کے پاس پہنچنا ہی مشکل ہے۔ تو اس صورت میں دور سے حجر اسود کے سامنے ہو جائیں۔ حجر اسود کے سامنے ہونے کے لیے اس لائٹ کو دیکھیں جو حجر اسود کی سیدھ میں برآمدے کے ستون کے اوپر لگی ہوئی ہے۔ پھر اپنی جگہ کھڑے کھڑے دعا پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کریں، یہ خیال کر کے کہ ہتھیلیاں حجر اسود پر ہیں۔ پھر ہتھیلیوں کو بوسہ دیں، پھر داہنی طرف بیت اللہ کا طواف شروع کریں۔ اور طواف کا ایک چکر پورا کر کے جب حجر اسود کے پاس آجائیں تو پھر حجر اسود کا استلام کریں یعنی دعا پڑھ کر ہاتھ سینے تک اٹھا کر حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو

بوسہ دیں تو آپ کا ایک چکر اور دو بوسے ہوئے، اس طرح سات چکر پورے کریں تو سات چکر ہوں گے اور آٹھ بوسے، آپ کا طواف ہوگیا، پہلا اور آخری استلام یعنی بوسہ بہت اہتمام سے کریں، یہ بہت مؤکد ہے۔ [شامی:۳/۵۱۱]

خلاصہ یہ ہوا طواف شروع کرتے وقت ہاتھ دو مرتبہ اٹھائیں گے ایک مرتبہ کانوں تک اور دوسری مرتبہ سینے تک پھر بوسہ دین گے اور باقی تمام چکروں میں صرف سینے تک ہاتھ اٹھائیں گے، ہر مرتبہ ہاتھ اٹھاتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد کہیں گے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ طواف کے دوران سینہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف نہ کریں، طواف کے دوران جتنی دور تک یہ کیفیت رہے گی، طواف کا اتنا حصہ معتبر نہ ہوگا (اس لیے پیچھے لوٹ کر اتنے حصہ طواف کا لوٹانا ضروری ہوگا) مثلا چار قدم بیت اللہ شریف کی طرف سینہ یا پشت کرکے چلا تو اتنے ہی قدم واپس آکر پھر صحیح رخ پر چل کر طواف پورا کرنا ضروری ہے۔ ہاں حجر اسود کے بوسہ کے وقت سینہ اور پیٹھ اور چہرہ حجر اسود کی طرف کرنا منع نہیں ہے بلکہ مسنون ہے، نیز طواف کے دوران اپنے سامنے کی طرف دیکھتا رہے، ادھر ادھر دیکھنا مکروہ اور

خلاف ادب ہے طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف منہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، اسی طرح آپ دیکھیں گے کہ بہت سارے لوگ رکن یمانی کو بھی بوسہ دیتے ہیں اور دور سے چھوتے ہیں، اس میں مسئلہ یہ ہے کہ جب آپ رکن یمانی پر پہنچیں تو اس کو دونوں ہاتھ یا صرف دائیں ہاتھ سے چھولینا سنت ہے، اسکو بوسہ نہ دیں، یہ سنت نہیں ہے بلکہ ہاتھ لگانا سنت ہے، وہ بھی قریب سے، اگر آپ دور ہیں تو اشارہ سے چھونا بھی نہیں ہے۔ [ھندیہ:۱/۲۲۶،کتاب المسائل:۳/۲۳۶]

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ جو لبیک پڑھتے رہتے تھے وہ عمرہ کا طواف ہوتے ہی بند کر دیں، اب نہ پڑھیں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اضطباع یعنی داہنی بغل سے چادر نکال کر بائیں کندھے پر رکھنا یہ ساتوں چکروں میں ہوگا اور رمل یعنی اکڑ کر چلنا پہلے تین چکروں میں ہوگا۔ [شامی:۳/۵۶۳]

طواف کے دوران دعائیں پڑھتے رہیں جو یاد ہوں، اگر کچھ یاد نہ ہو تو "سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّااللهُ، اَللهُ اَكْبَرُ" پڑھتے رہیں۔

نوٹ: طواف کے ساتوں چکروں کی دعائیں اور اسی طرح موقع محل کی

دعائیں کتاب کے اخیر میں لکھی جارہی ہیں ہوسکے تو ان کو بھی یاد کرلیں۔

طواف کے دوران سلام وکلام

طواف کے دوران اگر کسی دوست سے ملاقات ہو جائے تو اس سے سلام ومصافحہ کرسکتے ہیں اور ضرورت کے بقدر بات بھی کرسکتے ہیں، اسی طرح مسائل پوچھ سکتے ہیں، اپنی بات بھی کرسکتے ہیں، لیکن بات چیت کے دوران سامنے نگاہ رہنی چاہیے، ادھر اُدھر مڑنا منع ہے،، بہت زیادہ بے ضرورت بات چیت کرنا مکروہ ہے۔ [غنیۃ الناسک: ۱۲۵]

طواف کے بعد کی دو رکعت

طواف کے بعد آپ مقام ابراہیم کی طرف آئیں، اگر یاد ہو تو یہ آیت پڑھیں "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى" اگر مقام ابراہیم کے پیچھے سہولت سے جگہ مل جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ جہاں جگہ ملے دو رکعت طواف کی پڑھیں، نماز پڑھتے وقت جو اضطباع تھا یعنی بغل کھلا تھا اس کو ڈھانک دیں، ہر طواف کے ختم پر دو رکعت واجب ہے، چاہے نفلی طواف ہو۔ [شامی: ۳/ ۵۱۲]

نماز پڑھ کر خوب گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں کریں، اس کے بعد اگر

سہولت ہو تو ملتزم پر آئیں، حجر اسود اور کعبہ کے دروازہ کے بیچ میں ڈھائی گز کے قریب بیت اللہ کی دیوار کا جو حصہ ہے اس کو ملتزم کہتے ہیں، یہ دعا کی قبولیت کی خاص جگہ ہے، حدیث: اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چہرے اور اپنے سینے کو چمٹا لیتے تھے۔

[شعب الایمان: ۴۰۵۹، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ]

اگر موقع ملے تو لپٹ جائیں، سینہ اس سے لگائیں، کبھی دایاں کبھی بایاں رخسار اس پر رکھیں اور خوب رو رو کر دعا کریں۔ مگر اس طرح جانے کی کوشش ہرگز نہ کریں کہ دوسروں کو تکلیف پہنچے یا خود کے لئے خطرہ ہو جائے۔ ہر عمل میں اس کا خیال رکھیں۔ اس کے بعد زمزم پر آئیں، اب تو وہ کنواں نہیں ہے، جگہ جگہ پر نل لگے ہوئے ہیں، بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پیٹ بھر کر زمزم کا پانی پئیں۔ شروع میں بسم اللہ اور اخیر میں الحمد للہ پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ"

[فتح القدیر: ۳/۵۰۶]

اے اللہ مجھے علم نافع عطا فرما، وسعت والی روزی عطا فرما اور ہر بیماری سے شفاء دے۔

زمزم کا پانی بیٹھ کر پئیں یا کھڑے ہو کر؟

عام طور پر لوگ کھڑے ہو کر ہی پیتے ہیں بلکہ کھڑے ہونے کا اہتمام کرتے ہیں اور اس کو سنت سمجھتے ہیں، تو اس سلسلہ میں مسئلہ جاننا چاہیے کہ زمزم کا پانی بھی بیٹھ کر پینا سنت ہے، البتہ کھڑے ہو کر بھی پی سکتے ہیں جائز ہے۔ [ابن ماجہ: ۳۴۲۲، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۱/ ۲۲۸]

عمرہ کا تیسرا کام

عمرہ میں آپ کو چار کام کرنے تھے دو کام آپ نے کر لیئے ہیں احرام اور طواف۔

اب تیسرا کام ہے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا یعنی صفا پہاڑ سے مروہ پہاڑی تک اور مروہ سے صفا تک چلنا۔ [شامی: ۳/ ۵۱۳]

جس طرح طواف شروع کرنے سے پہلے آپ نے حجر اسود کا استلام کیا تھا یا ہاتھ سے اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو بوسہ دیا تھا اسی طرح بوسہ دے کر صفا پہاڑی پر آئیں، یہ بوسہ دینا نہ بھولیں، یہ سنت ہے، صفا پر چڑھ کر سعی کی نیت کریں، "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ بِسَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تعالیٰ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ

مِنِّیْ“ ترجمہ: اے اللہ! میں صفا مروہ کی سعی کی نیت کرتا ہوں سات چکروں کے ساتھ تو اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔ حضور ﷺ کی اتباع میں بہتر ہے کہ آپ بھی کہیں ”اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ“ پھر صفا پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ سے دعا کریں۔ یہ جگہ بھی دعا کی قبولیت کی ہے۔ اس کے بعد نیچے اتر کر مروہ کی طرف چلیں، سعی کے درمیان چوتھا کلمہ، تیسرا کلمہ اور یہ دعا پڑھتے رہیں ”رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ“ اے پروردگار! بخش دے اور رحم فرما اور ہماری جو غلطیاں تیرے علم میں ہیں ان سے درگزر فرما، تو بہت غالب اور بڑا طاقتور ہے، اور بڑا کریم ہے۔ [غنیۃ الناسک ۱۲۸؛ طحطاوی: ۷۳۴]

صفا سے کچھ دور چل کر ہری لائٹیں نظر آئیں گی، ان کو ”میلین اخضرین“ کہتے ہیں؛ [شامی: ۳/ ۵۱۵] وہاں سے ذرا دوڑ کر چلیں، اس کے بعد پھر ہری لائٹیں اور نظر آئیں گی وہاں پہنچ کر دوڑنا بند کر دیں اپنی رفتار چلیں، یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے، عورتیں اپنی رفتار سے چلیں، مروہ پر پہنچ کر بھی بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا

کر خوب دعائیں کریں جیسے صفا پر کی تھی، یہ بھی قبولیت کی جگہ ہے، یہ آپ کا ایک پھیرا ہوا، پھر مروہ سے صفا پر جائیں گے تو دوسرا پھیرا ہوگا، اس طرح سات پھیرے پورے کریں، ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا، ہر پھیرے میں صفا اور مروہ پر اسی طرح دعا کرتے رہیں، ہر پھیرے میں تقریباً پچیس آیات کے بقدر دعا کریں اور ہر پھیرے میں ہری لائٹوں کے بیچ میں دوڑتے ہوئے چلیں، ہر پھیرے میں ذکر و دعا کرتے رہیں خاموش نہ رہیں۔

عمرہ کا چوتھا کام

اب تیسرا کام سعی بھی ہوگیا، اس کے بعد وہیں باب مروہ پر حجام موجود آپ کا انتظار کر رہے ہوں گے ان سے اپنے سر کے بال منڈوا دیجیے، اگر آپ کے بال بڑے ہیں تو آپ کٹوا بھی سکتے ہیں مگر ایک پور کے برابر کٹانا ضروری ہے، مگر منڈوانا زیادہ بہتر ہے، چوتھا کام بھی ہوگیا، اب آپ کا عمرہ پورا ہوگیا، احرام کی ساری پابندیاں اب ختم ہوگئیں۔ اپنے گھر پر جائیں، نہا دھو کر اپنے کپڑے پہن لیں، خوشبو اور عطر لگائیں، اب آپ کے لیے وہ سب چیزیں جائز ہوگئیں، جو احرام کی وجہ سے منع تھیں۔ [شامی: ۳/ ۵۶۳، باب التمتع]

عورتوں کے لیے سر منڈانا نہیں ہے، بلکہ تھوڑے بال کاٹنا ہے یعنی اپنی چوٹی کے نچلے حصے سے ایک پور کے برابر (تقریباً ڈیڑھ انچ) بال کاٹے، اب عورتوں پر سے بھی احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔

حلق اور قصر کی مختلف صورتیں

حلق یعنی سر کے بال استرے سے صاف کرنا اور قصر یعنی سر کے بال منڈوانا، احرام کھولنے کے لئے حلق یا قصر ضروری ہے، اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پورے سر کے بال منڈوا دئیے جائیں یا پورے سر کے بال برابر کر کے کٹوا دئیے جائیں، حلق کرنا قصر سے زیادہ بہتر ہے، اس کا ثواب زیادہ ہے آپ حرم میں دیکھیں گے کہ لوگ مختلف طرح سے حلق اور قصر کرتے ہیں، آپ دیکھا دیکھی نہ کریں مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں۔اس کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) سر کے بال اگر بڑے ہیں تو آپ قصر کر سکتے ہیں یعنی بال قینچی سے کٹوا سکتے ہیں مگر لمبائی میں کم از کم انگلی کے پوروے کے برابر کٹانا واجب ہے، اگر آپکے سر کے بال انگلی کے پوروے سے چھوٹے ہیں تو پھر حلق کرنا واجب ہے، قینچی سے کاٹنے سے

احرام نہیں کھلے گا۔ [احسن الفتاویٰ]

(۲) دوسری صورت یہ کہ پورے سر کو چار حصہ کرکے ایک حصہ کے برابر یا اس سے زیادہ کٹوایا جائے تو ایسی صورت میں احرام تو کھل جائیگا مگر مکروہ تحریمی کا گناہ ہوگا۔ [غنیۃ الناسک]

مگر اس میں بھی ضروری ہے کہ بال لمبائی میں انگلی کے پوروے کے برابر کٹائے جائیں۔

(۳) تیسری صورت سر کے چوتھائی حصہ سے کم بال کٹوائے جائیں، تو ایسی صورت میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کا احرام نہیں کھلے گا، وہ شخص احرام میں ہی سمجھا جائیگا، اب احرام کے خلاف کام کرنے سے اس پر جرمانہ واجب ہوتا رہے گا۔

[احسن الفتاویٰ/فتاویٰ رحیمیہ]

(۴) چوتھی صورت سر کے بال اُگے ہی نہیں ہیں بلکہ گنجا ہے یا پانچ سات گھنٹہ پہلے عمرہ کرکے حلق کردیا ہے، اب پھر دوبارہ عمرہ کررہا ہے تو ایسی صورت میں پورے سر پر استرا پھیرنا واجب ہے۔ [شامی/فتح القدیر]

لہٰذا آپ اگر قصر کرتے ہیں تو ایک انگلی کے پوروے کے برابر بال

پورے سر سے برابر کاٹیں، اور اگر سر پر بال انگلی کے پوروے سے چھوٹے ہیں تو پورے سر کا حلق کروالیں۔

عمرہ کے بعد سے ایام حج تک

عمرہ سے فارغ ہو کر آپ ۸/ذی الحجہ تک مکہ معظمہ میں بغیر احرام کے رہیں گے، اب آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے، ان دنوں میں اپنے اوقات کو خوب غنیمت سمجھیں، فضول کاموں میں، اِدھر اُدھر کی مجلسوں میں، خرید وفروخت اور شاپنگ میں قیمتی وقت ضائع نہ کریں، پانچوں نمازوں کو باجماعت حرم میں پڑھنے کا اہتمام کریں، ذکر وتلاوت، نفل نمازیں اور عبادت کے لیے اس سے بہتر کونسی جگہ ہوسکتی ہے؟ اگر کچھ نہیں کرتے تو حرم میں بیٹھ کر بیت اللہ کو صرف دیکھتے ہی رہیں، روزانہ بیت اللہ پر ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ساٹھ طواف کرنے والوں پر، چالیس نماز پڑھنے والوں پر اور بیس رحمتیں بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر اترتی ہیں، [معجم کبیر: ۱۱۴۷۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ] ان دنوں میں آپ طواف کی خوب کثرت کریں۔ کیونکہ طواف ایسی عبادت ہے جو ہر جگہ میسر نہیں آسکتی۔ پھر کیا پتہ آئندہ یہاں کی حاضری اور طواف کی

سعادت مقدر ہے یا نہیں۔ اس لیے ایک ایک لمحہ کی، ایک ایک منٹ کی خوب قدر کریں، نفل طواف اپنے لیے بھی کریں، اپنے مرحومین کے لیے بھی کریں، اسی طرح آپ نفل عمرہ بھی کر سکتے ہیں۔ [شامی: ۳/ ۵۶۴، باب التمتع] اس کی شکل یہ ہوگی کہ آپ مکہ سے باہر جا کر احرام باندھ کر آئیں، مکہ کے چاروں طرف حرم کی حد ہے اور نشانات لگے ہوئے ہیں۔ مدینہ کی طرف تنعیم حرم کی حد ہے۔ تنعیم مکہ سے تین میل پر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے بھیجا تھا تو وہ تنعیم پر آئیں اور یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔ [بخاری: ۱۵۵۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا] مکہ والے عام طور سے یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔ یہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام سے ”مسجدِ عائشہ“ بھی بنی ہوئی ہے۔ ٹیکسی اور بسیں تھوڑا سا کرایہ لے کر لے جاتے اور واپس لاتے ہیں۔

اسی طرح مکہ سے طائف کی طرف نو میل کی مسافت پر ایک مقام ہے جعرانہ، یہ بھی حرم کی حد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کی طرف سے آتے ہوئے یہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا تھا۔ [بخاری: ۳۰۶۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

حرم سے باہر مکہ میں دونوں جگہ کے لیے آسانی سے سواریاں ملتی ہیں، تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کریں تو اس کو عرف عام میں چھوٹا عمرہ کہتے ہیں۔اور جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کریں تو اسے بڑا عمرہ کہتے ہیں۔(کیونکہ دور کی مسافت پر جا کر احرام باندھا ہے)

بعض لوگ بار بار تنعیم جا کر احرام باندھتے ہیں، کبھی روزانہ اور کبھی ایک دن میں ایک سے زیادہ عمرے کر لیتے ہیں، کثرت سے عمرہ کرنا ممنوع تو نہیں بلکہ مستحب ہے، لیکن کثرت سے طواف کرنا کثرت سے عمرہ کرنے سے افضل ہے، اس لیے طواف کثرت سے کریں۔اس کے علاوہ دعاؤں کا خوب اہتمام کریں۔پوری امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور مسائل کا حل مانگیں اور اللہ کو منائیں۔بڑی اونچی جگہ پر آپ پہنچے ہیں، خوب ادب سے گڑ گڑا کر اللہ سے مانگنے کا اہتمام کریں۔ آپ انشاء اللہ نامراد نہیں ہوں گے۔

منت سے سماجت سے ادب سے مانگو
درِ کریم سے سائل کو کیا نہیں ملتا

مکہ میں نماز کیسی پڑھیں گے؟ قصر یا پوری

مکہ میں بعض لوگ حج سے پہلے مدینہ منورہ جاتے ہیں اور بعض حج کے بعد، تو گویا بعض کو حج سے پہلے مکہ میں زیادہ رہنے کا موقع ملتا ہے اور بعض کو حج کے بعد، اب اگر مکہ میں آپ کا پندرہ روز یا اس سے زیادہ قیام ہو رہا ہے تو آپ مقیم ہوں گے آپ نماز پوری پڑھیں گے۔

اگر پندرہ روز سے کم قیام ہو رہا ہے تو آپ مسافر رہیں گے یعنی آپ قصر کریں گے۔

نوٹ:- منیٰ ومزدلفہ مکہ کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔ لہٰذا پندرہ دن شمار کرنے میں منیٰ ومزدلفہ بھی شامل ہیں، اس طرح اگر پندرہ دن ہیں تو آپ مقیم ہیں، آپ مکہ، منیٰ ومزدلفہ اور عرفات میں چار رکعت پڑھیں اور اگر مکہ، منیٰ، مزدلفہ کا قیام ۱۵/دن سے کم ہے تو مکہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں قصر کریں، اگر امام مسافر ہے تو مقیم لوگ کھڑے ہو کر اپنی نماز پوری کریں گے۔ [کتاب المسائل: ۳/۲۷۶-۲۸۰]

مسجد حرام میں نماز پڑھنے میں خوب دھیان رکھیں کہ کوئی عورت آپ کے دائیں بائیں نہ کھڑی ہو جائے، کیونکہ وہاں عورتوں کا بہت

اختلاط ہوتا ہے۔ ایک عورت کی وجہ سے تین مردوں کی نماز خراب ہوجاتی ہے، عورت کے دائیں طرف والے کی، بائیں طرف والے کی، عورت کے پیچھے پڑھنے والے کی، ان تینوں کی نماز خراب ہو جاتی ہے۔ حج کے موقع پر خاص طور پر مسجد حرام میں بہت خیال رکھیں، مجمع کی بھیڑ کی وجہ سے اگر چہ یہ احتیاط بہت مشکل ہوتی ہے مگر اتنا تو ضرور خیال رکھیں کہ اپنے سے اگلی صف میں کوئی عورت نہ ہو، اور دائیں بائیں لگ کر بھی کوئی عورت نہ کھڑی ہو اگر آپ سے اگلی صف میں یا دائیں بائیں کوئی عورت آ کر کھڑی ہو جائے تو آپ آگے بڑھ جائیں، البتہ مسجد نبوی میں عورتوں کا بالکل الگ انتظام ہے۔ مسجد حرام میں طواف کی وجہ سے الگ انتظام حکومت کے لئے مشکل ہے۔

حج کے پانچ دن

آٹھ ذی الحجہ سے حج کا وقت شروع ہوجاتا ہے، ۸/ ۹/ ۱۰/ ۱۱/ اور ۱۲/ ذی الحجہ: ان پانچ دنوں میں کچھ اعمال وارکان آپ کو ادا کرنے ہیں اسی کو حج کہتے ہیں، ۷/ ذی الحجہ کو عشاء کے بعد سے ہی تیاری کرلیں، معلم حضرات عشاء کے بعد سے ہی حاجیوں کو منیٰ لے جانا

شروع کر دیتے ہیں، لہٰذا تمام ضروریات سے فارغ ہو کر غسل کرلیں اور احرام باندھیں، جیسے پہلے باندھا تھا، ایک چادر کا تہہ بند بنالیں اور ایک چادر اوڑھ لیں۔ اور جیسے پہلے سر ڈھانک کر دو رکعت پڑھی تھی اب بھی پڑھ لیں، سلام پھیر کر چادر سر سے ہٹا کر حج کی نیت کرلیں، چاہے تو ۸ رتاریخ کو نیت کریں، نیت اس طرح کریں۔ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ" اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان فرما اور قبول فرما۔ نیت کے ساتھ ہی تین مرتبہ ذرا بلند آواز سے تلبیہ پڑھیں "لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ" اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھیں، اب آپ کا احرام شروع ہوگیا، وہ ساری پابندیاں لگ گئیں جو پہلے بیان کی گئی تھیں۔

[شامی: ۳/ ۵۶۳، ۵۶۴، باب التمتع]

(اور جن کا حج افراد یا قران ہے ان کا احرام تو پہلے سے بندھا ہوا ہے)

اب آپ دسویں یا گیارہویں تاریخ کو قربانی کرکے سر کے بال منڈوائیں گے تب آپ کا احرام ختم ہوگا، اب آپ کو پہلے کی طرح ہر موقع پر چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے خوب شوق کے ساتھ اور اللہ کی عظمت

ومحبت کے ساتھ لبیک پڑھتے رہنا ہے اور یہ خیال کر کے پڑھنا ہے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا اللہ کو جواب دے رہا ہوں، اور اللہ میری بات سن رہا ہے۔

۱۰/ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکری مارنے تک آپ لبیک پڑھتے رہیں گے۔

حج کا پہلا دن: ۸/ذی الحجہ

اب آپ منیٰ پہنچ گئے، آٹھ تاریخ کو ظہر سے پہلے تقریباً تمام حاجی منیٰ پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں پہلے سے خیمے (ٹینٹ) لگے ہوتے ہیں۔ معلم کی بس آپ کو اپنے خیموں میں پہنچا دے گی۔ اور یہ خیال رکھیں کہ بجائے پرائیویٹ سواریوں کے معلم کی بس سے ہی سفر کریں۔ پیدل بھی سفر نہ کریں ورنہ آپ اپنے خیموں کی تلاش میں بھٹک جائیں گے، اس کا بھی خیال رکھیں کہ سامان بہت تھوڑا سا ضرورت کا لے کر جائیں۔ مثلاً ایک جوڑا احرام کی چادریں، ہوا کا تکیہ، لنگی، پلاسٹک کا مصلیٰ، چٹائی، اوڑھنے کے لیے چادر، پردہ کرنے کے لیے چادریں بریڈ، ستو، فروٹ، چوڑا، نمکین، لوٹا، صابن، کنکری کی تھیلی، چپل رکھنے کی تھیلی وغیرہ، منیٰ جانے سے پہلے خیمہ کا کارڈ معلم سے لے لیں، اور اپنا تعارفی کارڈ ہر

وقت ساتھ رکھیں اور اپنے ساتھیوں کے موبائل نمبر بھی موبائل میں سیو کرلیں اور ڈائری میں بھی لکھ لیں، اپنے خیموں میں پہنچ کر اس بات کا پورا دھیان رکھیں کہ بے پردگی بالکل نہ ہو، اس لیے بیچ میں پردہ ڈال کر مستورات کو ایک طرف کر دیں اور مرد ایک طرف ہو جائیں۔

منیٰ مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر دو طرفہ پہاڑوں کے درمیان بہت بڑا میدان ہے۔ میدان والا حصہ تقریباً چالیس لاکھ مربع میٹر ہے اور پہاڑوں والا حصہ بیس لاکھ مربع میٹر ہے اس طرح کل ساٹھ لاکھ مربع میٹر کا رقبہ (ایریا) ہے اسی میں مسجد خیف اور جمرات بھی ہے۔

منیٰ میں آج آپ کو پانچ نمازیں پڑھنی ہیں۔ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ ذی الحجہ کی فجر یہ پانچ نمازیں اپنے خیموں میں باجماعت ادا کریں، بس اور کوئی کام آج منیٰ میں نہیں ہے، باقی وقت ذکر وتلاوت، تسبیح و دعا اور اللہ کی یاد اور حج کے ارکان سیکھنے میں گذاریں۔

[شامی: ۳/ ۵۱۸، کتاب الحج]

حج کا دوسرا دن ۹/ ذی الحجہ

آج حج کا دوسرا دن ہے۔آج سے ایام تشریق بھی شروع ہو گئے ہیں، لہٰذا فجر کی نماز کے بعد فوراً مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ سے

تکبیر تشریق پڑھیں۔ تکبیر تشریق ۹/ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳/ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے " اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"۔ ۹/ ذی الحجہ کا دن بڑا ہی عظیم الشان دن ہے۔ آج آپ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہونا ہے، منیٰ سے عرفات، عرفات سے مزدلفہ، مزدلفہ سے منیٰ اور جمرات کے لئے حکومت نے ٹرین کا انتظام کیا ہے اور اس کے لئے سات دن کا ریلوے پاس بھی دیا جاتا ہے، اگر آپ کو معلم کے ذریعے یہ پاس مل جائے تو ٹرین سے ہی سفر کریں، خصوصاً جب آپ کے ساتھ ضعیف اور مستورات ہوں تو ٹرین ہی بہتر رہے گی۔ عرفات منیٰ سے ۱۶/ کلومیٹر پر ایک بڑا میدان ہے، یہاں بھی پہلے سے خیمے لگے ہوتے ہیں، وہاں پہنچ کر اگر ضرورت محسوس ہو تو زوال تک آرام کریں، عرفات میں ایک مسجد ہے "مسجد نمرہ" اس میں امام حج ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھاتے ہیں، اگر پہنچ سکیں تو آپ بھی امام کے ساتھ ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھیں اگر آپ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو اس کا خیال رکھیں کہ امام اس زمانے میں صوبہ نجد سے آتا ہے اور مسافر رہتا ہے اس لیے

دونوں نمازوں کو دو دو رکعت کر کے قصر کراتا ہے آپ بھی اگر مسافر ہیں یعنی پندرہ دن سے کم قیام ہے تو امام کے ساتھ قصر پڑھ لیں، اور اگر آپ مقیم ہیں تو آپ کو چار رکعت پڑھنی ہوگی، امام جب ظہر کی دو رکعت پر سلام پھیر دے تو آپ جلدی سے کھڑے ہو کر بغیر قرأت کے رکوع سجدے کے ساتھ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں، اس کے بعد امام کے ساتھ عصر کی نماز میں شریک ہو جائیں اور جب امام عصر دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے تو آپ کھڑے ہو کر باقی دو رکعت اسی طرح پوری کرلیں، بعض لوگ ناواقفیت کی وجہ سے مقیم ہونے کے باوجود امام کے ساتھ سلام پھیر دیتے ہیں ایسی صورت میں ان کی نماز نہیں ہوگی، ان کو اپنی نماز لوٹانا ضروری ہوگا۔ [ایضاح المناسک]

مگر آج کل بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے اور بہت زیادہ خطرہ اس کا ہے کہ آپ اپنا خیمہ بھول جائیں اور بھٹک جائیں، اور باقی ساتھیوں کے لیے پریشانی کا ذریعہ بنیں گے، اس لیے مناسب ہے کہ اپنے خیموں میں جماعت کے ساتھ ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھیں، یہاں دونوں نمازیں ایک ساتھ نہ پڑھیں، اس کے بعد ذکر و دعا میں لگ جائیں۔

عرفات کے یہ چند گھنٹے زوال کے بعد سے مغرب تک یہ پورے حج کا خلاصہ اور نچوڑ ہے، یہ دعا کی قبولیت اور مغفرت کا دن ہے، اس دن میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں پر فخر کرتے ہیں، [مسند بزار: ۶۱۷۷، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ] لہٰذا پوری طرح اللہ کی طرف متوجہ رہیں۔

اگر کوئی شخص کسی مجبوری سے زوال سے مغرب کے درمیان عرفات نہیں پہنچ سکا تو صبح صادق تک کسی بھی وقت تھوڑی دیر عرفات میں پہنچ جانے سے وقوف ہو جائے گا۔

آج کا خاص کام دعا اور استغفار ہے۔ غروب آفتاب تک قبلہ رو کھڑے کھڑے، جتنا کھڑا رہ سکتے ہوں، پھر بیٹھ کر، پھر کھڑے ہو کر اللہ کے سامنے خوب دعائیں کریں، دعا کی کتاب پڑھیں، اس دن میں اپنے مالک کو جتنا منوا سکتے ہیں منوالیں، اپنے لیے، گھر والوں کے لیے، والدین کے لیے، رشتہ داروں کے لیے، محسنین کے لئے، دوست واحباب کے لئے، مرحومین کے لئے، تمام حاجیوں کے لئے اور پوری امت کے لئے خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگیں، جس زبان میں مانگ سکتے ہیں مانگیں۔ [شامی: ۳/ ۵۱۸، کتاب الحج]

عرفات کے معمولات

چوتھا کلمہ................سو مرتبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"۔ [شعب الایمان: ۴۰۷۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]

سورۃ اخلاص................سو مرتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ، اَللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"۔ [شعب الایمان: ۴۰۷۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]

درود ابراہیم آخر میں وعلینا معھم سو مرتبہ

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ" [شعب الایمان: ۴۰۷۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]

استغفار جو آپ کو یاد ہو..................سو مرتبہ

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ"

اس کے ساتھ قرآن کی تلاوت، مناجات مقبول یا الحزب الاعظم بھی پڑھ سکتے ہیں تو ضرور پڑھیں، عرفہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دودھ پینا ثابت ہے، لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں اگر میسر ہو سکے تو آپ بھی دودھ پی لیں۔ [بخاری: ۵۶۰۴، عن ام الفضل رضی اللہ عنہا]

مزدلفہ کی طرف روانگی

جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں، مغرب کی نماز نہ عرفات میں پڑھیں نہ راستہ میں، بلکہ مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں؛ ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں یعنی اذان کے بعد تکبیر کہہ کر مغرب کی نماز پڑھیں پھر فرض پڑھ کر فوراً بغیر اقامت عشاء کی نماز کی جماعت کریں، اس کے بعد مغرب کی سنتیں پھر عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھیں، مزدلفہ عرفات سے ۷ رکلو میٹر پر ایک میدان ہے، یہاں خیمے نہیں لگے ہوتے ہیں، یہ رات آپ کو مزدلفہ میں گزارنی ہے۔

[شامی: ۳/ ۵۳۴-۵۲۹، کتاب الحج]

روایتوں میں ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں امت کے لیے بہت کچھ مانگا تھا، سوائے ایک دعا کے اللہ نے ساری دعائیں قبول فرمالی تھیں، لیکن مزدلفہ میں آپ نے خوب گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں کیں اور اسی دعا کو پھر مانگا تو یہاں پر اللہ تعالیٰ نے وہ دعا بھی قبول کرلی اور آپ امت کے انجام سے بہت ہی خوش اور مطمئن ہوگئے اور شیطان کو آپ نے دیکھا کہ بہت ہی مایوس ہوکر اپنے سر پر مٹی ڈال رہا ہے۔ [ابن ماجہ: ۳۰۱۳، عن عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ]

لہٰذا اس رات کی بھی قدر کرنا ہے، لہٰذا جتنا ہوسکے عبادت میں وقت گذارے پھر تھوڑا بہت آرام بھی کرلیں اور صبح صادق سے پہلے اٹھ کر ذکرو دعا میں مصروف رہیں۔ فجر کی نماز اول وقت میں پڑھ لیں اس کے بعد سورج نکلنے کے قریب تک پھر ذکرو دعا میں مشغول ہو جائیں۔

فجر کے بعد سے سورج نکلنے کے قریب تک تھوڑی دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا حج کا واجب ہے، لہٰذا فجر سے پہلے ہرگز مزدلفہ سے نہ نکلیں، ورنہ واجب چھوٹ جائیگا اور دم دینا پڑیگا۔ اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ ہر حاجی مزدلفہ سے ستر کنکریاں بھی چن لے۔

حج کا تیسرا دن؛ ۱۰/ ذی الحجہ

جب مزدلفہ میں سورج نکلنے کا وقت قریب ہو جائے تو وہاں سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں، آج ۱۰/ ذی الحجہ یعنی قربانی کا دن ہے، حج کی مشغولی کی وجہ سے عید کی نماز اللہ نے حاجیوں سے معاف کر دی ہے۔ آج آپ کو چار کام کرنے ہیں اور بہت آسان ہیں۔

(۱) رمی (۲) قربانی (۳) حلق (۴) طواف زیارت

رمی، قربانی اور حلق ترتیب سے کرنا واجب ہے، طواف زیارت ۱۰/ ذی الحجہ کی صبح سے ۱۲/ ذی الحجہ کی مغرب تک کبھی بھی کر سکتے ہیں، اب ان چاروں کاموں کو اچھی طرح سمجھ لیں: (۱) رمی کرنا۔

یعنی آج منیٰ میں پہلے صرف بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہے۔ منیٰ میں تین جگہوں پر لمبے ستون بنے ہوئے ہیں ان کو "جمرات" کہتے ہیں۔ خیموں سے جب آپ جائیں گے تو پہلا چھوٹا شیطان ہے، پھر درمیانی، پھر بڑا، آج آپ کو صرف بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہیں، اس کا افضل وقت سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک ہے مگر اس کے بعد بھی مار سکتے ہیں، اس میں جلد بازی بالکل نہ کریں۔ جس وقت

سہولت اور آسانی ہو اس وقت ماریں، وقت صبح صادق تک رہتا ہے عام طور پر حادثات اسی جگہ پر ہوتے ہیں اس لیے اطمینان سے کام کریں۔ [شامی: ۳/۵۳۱-۵۳۱، کتاب الحج]

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ شیطان کو کنکریاں اوپر کے حصے میں جا کر مارنے میں زیادہ سہولت ہے۔ آج تو حکومت نے الحمدللہ پانچ منزلہ عمارت بنائی ہیں، ان پانچوں منزلوں سے شیطانوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں، اور بڑے شیطان پر پہلی کنکری کے ساتھ ہی لبیک بند کر دیں۔

دسویں تاریخ کا پہلا کام

تو دس تاریخ کا پہلا کام بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ کنکری شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑیں اور ہر کنکری کے ساتھ یہ دعا پڑھتے جائیں۔ "بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ" میں کنکری مارتا ہوں شیطان کو ذلیل کرنے اور رحمٰن کو راضی کرنے کے لیے، اگر پوری دعا یاد نہ ہو تو صرف "بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ" کہہ کر اپنی زبان میں کہیں "شیطان کو ذلیل کرنے اور رحمٰن کو راضی کرنے کے لیے" یہ بات ذہن میں رہے کہ کنکری

ستون کو لگنا ضروری نہیں ہے، بلکہ ستون کے اطراف میں بنے ہوئے دائرے میں بھی گر جائے گی تو واجب ادا ہو جائے گا۔ یہ بات بھی سمجھ لیں کہ کنکریاں کیوں ماری جاتی ہیں؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے چلے تو سب سے پہلے شیطان بڑے جمرہ کے پاس ملا اور روکنا چاہا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سات کنکریاں ماریں تو وہ زمین میں دھنس گیا، آگے بڑھ کر پھر دوسرے جمرہ کی جگہ نظر آیا، یہاں بھی سات کنکریاں ماریں وہ زمین میں دھنس گیا، پھر چھوٹے جمرہ کی جگہ نظر آیا، یہاں بھی سات کنکریاں ماریں وہ زمین میں دھنس گیا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے ابراہیم علیہ السلام کا اخلاص اور عاشقانہ عمل پسند آ گیا تو قیامت تک حاجیوں کو حکم دے دیا کہ تم بھی ان جگہوں پر کنکریاں مارو اور میرے خلیل کی نقل اتارو۔

دوسرے کی طرف سے کنکریاں مارنا کب جائز ہے؟

کوئی ایسا بیمار ہے اور کمزور یا بوڑھا اور اپاہج ہے جو جمرات پر پہنچ کر رمی کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی کنکری مار

سکتا ہے، وہ دوسرا آدمی پہلے اپنی کنکری مارے پھر اس کی مارے لیکن اگر مرد یا عورت تندرست ہے صرف بھیڑ سے گھبرا کر یا پیدل چلنے کی تھکان کی وجہ سے دوسرے کو کنکری مارنے کے لیے کہہ دے تو جائز نہیں ہے، بلکہ اس کو خود کنکری مارنا ضروری ہوگا، اگر کسی دوسرے کو وکیل بنا دیا تو رمی نہ ہوگی اور دم واجب ہوگا (یعنی مکہ میں ایک قربانی کرنی پڑے گی)۔ [کتاب المسائل: ۳/ ۳۲۳]

دسویں تاریخ کا دوسرا کام

اب آپ کو قربانی کرنا ہے آپ کا حج تمتع ہے تو آپ پر قربانی واجب ہے (اسی طرح قران کرنے والوں پر بھی واجب ہے، البتہ افراد کرنے والوں پر واجب نہیں؛ مستحب ہے کریں تو اچھا ہے، نہ کریں تو کوئی حرج نہیں) یہ قربانی حج کے شکرانے کی ہے، اس کے علاوہ اگر آپ مقیم ہیں تو آپ پر جو سالانہ قربانی (صاحب نصاب ہونے کی حیثیت سے) ہے، وہ بھی کرنا ہے، البتہ! وہ قربانی آپ اپنے وطن میں بھی کرواسکتے ہیں۔ لہٰذا ۱۰/ تاریخ کو رمی سے فارغ ہو کر بہتر تو یہ ہے کہ خود قربان گاہ پر جا کر اپنے ہاتھ سے اپنی پسند کا جانور وسعت کے مطابق خرید

کر قربانی کریں، اگر خود نہیں جاسکتے تو کسی خاص آدمی کو وقت متعین کر کے وکیل بنا دیں۔ وقت اس لیے متعین کرنا ہے تاکہ آپ سر منڈوا سکیں۔ کیونکہ قربانی سے پہلے سر نہیں منڈوا سکتے۔

[شامی: ۳/ ۵۳۴، کتاب الحج]

حکومت کی طرف سے جو قربانی کے حصے لیے جاتے ہیں یا اور کوئی پرائیویٹ قربانی کا جو نظم رہتا ہے تو وہاں پر بھی آپ قربانی کر سکتے ہیں، مگر وقت متعین کرنے میں آپ ہوشیار رہیں۔ جو وقت آپ کی قربانی کا وہ لوگ بتائیں تو احتیاطاً اس سے دو گھنٹہ لیٹ ہی اپنا سر منڈوائیں۔

دسویں تاریخ کا تیسرا کام

قربانی کے بعد اپنے سر کے بال منڈوالیں یا کٹوالیں مگر قینچی سے کٹوانے میں ضروری ہے کہ پورے سر کے بال ہر طرف سے یا کم از کم چوتھائی سر کے بال ہر طرف سے انگلی کے پور کے برابر کٹوائیے، اگر آپ کے بال چھوٹے ہیں تو پھر منڈوانا ضروری ہے اور منڈوانے کی فضیلت زیادہ ہے اور عورتیں اپنے بالوں کے آخری حصے سے صرف ایک انگل (ڈیڑھ انچ) بال کاٹیں یہ کاٹنا حج کے واجبات

میں سے ہے۔

تو ۱۰/ ذی الحجہ کو جب آپ نے شیطان کو کنکریاں مارلی، قربانی بھی کرلی اور سر بھی منڈوالیا تو آپ کا احرام ختم ہوگیا، اب آپ سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں اور وہ سب چیزیں حلال ہوگئیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔ مگر ایک پابندی ابھی بھی باقی ہے کہ بیوی ابھی حلال نہیں ہوئی، جب طواف زیارت کرلیں گے تو بیوی بھی حلال ہوجائے گی۔

[شامی: ۳/ ۵۳۶، کتاب الحج]

ایک اہم مسئلہ: اگر طواف زیارت سے پہلے کسی نے اپنی بیوی سے ہم بستری کرلی تو اس پر بڑی قربانی یعنی اونٹ یا گائے کا دم لازم آئے گا۔

دسویں تاریخ کا چوتھا کام

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ رمی، قربانی اور حلق ان تینوں میں ترتیب واجب ہے۔ پہلے رمی کرنا ہے اس کے بعد قربانی پھر حجامت، اگر ترتیب الٹ دی تو دم واجب ہوگا۔ [شامی: ۳/ ۲/ ۷، ۴، کتاب الحج]

آج کا چوتھا کام طواف زیارت ہے، یہ حج کا فرض ہے۔

یہ طواف اگر احرام کھول کر کپڑے پہن کر کیا جارہا ہے (جیسا کہ افضل

اور مسنون ہے) اور بعد میں سعی کرنے کا ارادہ ہے یعنی حج کی سعی پہلے نہیں کی ہے تو اضطباع نہیں ہوگا، صرف رمل کیا جائے گا اور اگر حج کی سعی پہلے کر چکے ہیں اور احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت کر رہے ہیں تو نہ رمل ہوگا اور نہ ہی اضطباع۔ اور اگر احرام کی حالت میں طواف زیارت کیا جا رہا ہے اور اس کے بعد سعی کرنے کا ارادہ ہے تو طواف زیارت کے سب چکروں میں اضطباع (کندھا کھولنا) اور شروع کے تین چکروں میں رمل (کاندھے ہلاتے ہوئے اکڑتے ہوئے) کرنا ہوگا۔

اگر ایک ہی دن میں چاروں کام نہ ہوسکیں تو کوئی حرج نہیں۔ رمی کریں پھر قربانی اور حلق، طواف زیارت دوسرے دن کریں، اگر اتنا بھی نہ ہوسکے تو صرف رمی آج کریں، دوسرے دن قربانی اور طواف زیارت کریں۔ [شامی: ۳/ ۴۷۳، کتاب الحج]

طواف زیارت کے بعد سعی

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ عمرہ والے طواف کے بعد جو سعی ہے یہ عمرہ کی سعی ہے۔ اور طواف زیارت کے بعد جو سعی ہے، یہ حج کی سعی ہے اور نفل طواف جتنے بھی آپ کریں گے اس میں سعی کی ضرورت

نہیں ہے۔ ہاں! نفل عمرہ کریں گے تو طواف کے بعد سعی ہوگی۔

اب سعی کرنے میں یہ بات دھیان میں رکھیں کہ افراد، قران اور تمتع والے تینوں طرح کے حاجیوں نے مکہ میں آتے ہی طواف کیا تھا، تو افراد والے کا تو یہ طواف طواف قدوم تھا اور قران اور تمتع والوں کا یہ عمرہ کا تھا۔ ان دونوں نے اس طواف کے بعد سعی بھی کی تھی، تو یہ عمرہ کی سعی تھی۔ اب طواف زیارت کرنے کے بعد تمتع اور قران والوں کو حج کی سعی کرنا ضروری ہے، لہٰذا یہ دونوں طواف زیارت کے بعد سعی بھی کریں گے اور افراد والے نے اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی بھی کی تھی تو اس کو طواف زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں، اس کی پہلی سعی حج کی سعی ہو جائے گی اور یہی صورت قران کرنے والے کے لیے بھی ہے کہ اگر اس نے عمرہ کا طواف وسعی کرنے کے بعد جب طواف قدوم کیا تو اگر اس کے ساتھ اس نے سعی کرلی ہے تو قران والے کو بھی طواف زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور قران والے کے لیے یہی افضل ہے۔ [شامی: ۳/ ۵۳۷، باب التمتع]

اسی طرح تمتع والا بھی اگر حج کی سعی پہلے کرنا چاہے تو ۸ / ذی الحجہ کو جب حج کا احرام باندھے تو اس وقت بیت اللہ کا طواف کر کے سعی بھی

کرلے تو یہ سعی حج کی ہو جائے گی۔ اب اس کو طواف زیارت کے بعد سعی کی ضرورت نہیں ہے، مگر تمتع والے کے لیے سعی بعد میں کرنا بہتر ہے۔ [شامی: ۳/ ۵۴۰، کتاب الحج]

نوٹ:- افرادؔ اور قرانؔ والے کے لیے طواف قدوم سنت ہے، قرانؔ والا عمرہ کا طواف وسعی کر کے طواف قدوم کرے گا۔ تمتع والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔ [شامی: ۳/ ۵۰۶، کتاب الحج]

بہر حال آپ کا حج تمتع ہے تو آپ کو طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہے، چاہے پہلے کریں یا بعد میں۔

فائدہ: صفا مروہ کی سعی میں یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ سات چکر سے سعی مکمل ہوگی اور سات چکر کی ترتیب اس طرح ہے کہ صفا سے مروہ پہنچیں گے تو ایک چکر ہوا پھر مروہ سے صفا پر آئیں گے تو دو چکر ہوئے اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا، بعض حاجی نہ جاننے کی وجہ سے مروہ جا کر واپس صفا پر آنے کو ایک چکر سمجھتے ہیں حالانکہ یہ دو چکر ہوئے، تو ان کی بڑی غلطی ہے۔

مسئلہ: طواف زیارت حج کا فرض ہے، اگر کسی نے طواف زیارت نہیں کیا اور چلا گیا تو جب تک دوبارہ مکہ آ کر طواف زیارت نہ کرے اس کی

بیوی اس پر حرام رہے گی چاہے سالہا سال گزر جائیں۔

طواف زیارت ۱۲؍ ذی الحجہ کی مغرب تک کر لینا ہے، اگر کسی نے طواف زیارت ۱۲؍ کی مغرب تک نہیں کیا تو اس پر دم یعنی ایک جانور کی قربانی لازم ہوگی، اور طواف زیارت بھی اس کو کرنا ہے۔ اگر بہت زیادہ بھیڑ ہو اور آپ کے ساتھ بوڑھے لوگ یا عورتیں ہوں تو صرف طواف بھی کر سکتے ہیں سعی ۱۲؍ ذی الحجہ کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ سعی بعد میں کرتے ہیں تو یہ بات ذہن میں رکھیں کہ طواف اور سعی کے درمیان کوئی دوسرا رکن ادا نہیں ہوا ہے تو آپ صرف سعی کریں گے اور اگر کوئی دوسرا رکن بیچ میں ادا ہوا ہے جیسے ۱۰ یا ۱۱ کو آپ نے صرف طواف کیا سعی نہیں کی پھر گیارہ کی رمی کی، اس کے بعد بارہ تاریخ کی بھی رمی کی اس کے بعد پھر تیرہ یا چودہ یا بعد میں جب بھی چھوٹی ہوئی سعی کرنا چاہتے ہیں تو اب آپ صرف سعی نہیں کریں گے بلکہ اس سے پہلے طواف کر کے پھر سعی کریں گے، اور اگر بارہ تاریخ کو کنکری مار کر پھر آپ طواف زیارت کرتے ہیں اور سعی نہیں کی پھر دو دن یا تین دن کے بعد سعی کرتے ہیں تو یہاں صرف سعی کریں گے اس سے پہلے طواف کی ضرورت نہیں ہے، کیوں کہ یہاں طواف اور سعی کے بیچ

میں کوئی رکن ادا نہیں ہوا ہے۔ [انوار مناسک]

اگر حج کے دوران عورت کو ناپاکی کی حالت پیش آجائے تو وہ حج کے تمام امور ادا کرے، صرف طواف زیارت اس وقت تک نہ کرے جب تک پاک نہ ہو جائے، حرم میں داخل نہ ہو، اس تاخیر سے اس پر دم واجب نہ ہوگا، نہ گناہ ہوگا۔ البتہ پاک ہونے کے بعد پھر تاخیر نہ کرنا چاہیے۔ [شامی: ۳/ ۵۵۲، کتاب الحج]

اسی طرح ایک بہت اہم مسئلہ بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ عورت کو مخصوص ایام حج کے دنوں میں شروع ہوئے، اسی حالت میں اس نے حج کے تمام ارکان ادا کر دئے، صرف طواف زیارت باقی ہے اور ابھی وہ پاک نہیں ہوئی اور حج کے فوراً بعد اس کی روانگی کا وقت آگیا، اس کے رکنے کی کوئی شکل نہیں ہے، تو اب کیا کرے؟ اس میں مسئلہ یہ ہے کہ وہ عورت اسی ناپاکی کی حالت میں کپڑا اچھی طرح لپیٹ کر طواف زیارت کرلے اور بعد میں ایک بڑے جانور کی قربانی حرم میں کرادے۔ لیکن عورت ایسے موقع پر دوا بھی پہلے استعمال کر سکتی ہیں کیوں کہ عورتوں کو اپنے مخصوص ایام کی خبر رہتی ہے، لہٰذا ایسے موقع پر عورت دوا استعمال کرلے۔

حج کا چوتھا دن: ۱۱/ ذی الحجہ

آج آپ کو زیادہ کام نہیں کرنا ہے، اگر آپ نے دسویں تاریخ کو قربانی اور طواف زیارت نہیں کیا تھا تو اس کو آج کرلیں، آج کا خاص کام تینوں جمرات (شیطان) کو سات سات کنکریاں مارنا ہے۔ اس کا وقت زوال کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے۔ لہٰذا اس میں جلد بازی نہ کریں۔ پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ دعا بھی پڑھتے جائیں جو پہلے بتائی گئی۔ پھر مجمع سے تھوڑا بہت ہٹ کر قبلہ رو ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔ پھر درمیانی شیطان کو اسی طرح سات کنکریاں ماریں اور تھوڑا دور ہٹ کر دعا کریں۔ پھر بڑے شیطان کو بھی اسی طرح سات کنکریاں ماریں اور یہاں دعا نہ کریں، اس کے بعد نمازوں اور دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ رات منیٰ میں ہی گزاریں۔ [شامی: ۳/ ۵۴۰، کتاب الحج]

حج کا پانچواں دن ؛ ۱۲/ ذی الحجہ

اگر کسی وجہ سے ۱۰/ اور ۱۱/ کو آپ قربانی اور طواف زیارت نہیں کرسکے تھے تو آج اس سے فارغ ہو جائیں، آج مغرب تک کسی حالت

میں طواف زیارت کرلینا ہے۔ اگر آج مغرب تک نہیں کر سکے تو دم دینا پڑے گا اور طواف زیارت تو کرنا ہی ہے۔

اس کے بعد آج بھی آپ کو تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا ہے، بالکل اسی طرح جیسے کل مار چکے ہو، ہر کنکری کے ساتھ دعا بھی پڑھنی ہے، پہلے اور دوسرے شیطان کو کنکری مار کر مجمع سے ہٹ کر تھوڑی دیر دعا کرنی ہے، تیسرے شیطان کو کنکری مار کر دعا نہیں کرنی ہے۔ [شامی: ۳/۵۴۱، کتاب الحج]

آج کی رمی کا وقت بھی زوال سے صبح صادق تک ہے، لہٰذا جلد بازی نہ کریں، رات میں بھی مار سکتے ہیں، آج کی رمی کرنے کے بعد اگر آپ مکہ مکرمہ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔

مگر یہ بات یاد رکھیں کہ اگر ۱۲ر تاریخ کو مکہ جانا ہے تو رات کو مغرب یا عشاء کے بعد نکل جائیں، اگر آپ نہیں نکل سکے اور منیٰ میں صبح صادق ہوگئی تو اب تیرہویں کی رمی واجب ہوگئی اب بغیر رمی کے نہیں جا سکتے، اب تیرہویں کی رمی کر کے مکہ جائیں۔ [شامی: ۳/۵۴۲، کتاب الحج]

تیرہویں کی رمی کا وقت بھی زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، زوال کے بعد کنکری مارتے ہوئے مکہ آجائیں، البتہ اگر کوئی جلدی آنا

چاہتا ہے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زوال سے پہلے کنکری مارنا کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ [کتاب المسائل]

رمی کی فضیلت

رمی کی بڑی فضیلت ہے ہر کنکری پر اللہ تعالیٰ ایک مہلک، بھاری گناہ معاف کرتا ہے، جو آدمی کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

[مسند بزار: ۶۱۷۷، ابن عمر رضی اللہ عنہ]

طوافِ وِداع

اب ماشاء اللہ آپ کا حج اللہ نے پورا کر دیا۔ اب آپ پر کوئی خاص کام باقی نہیں رہا، صرف ایک کام رہ گیا ہے وہ یہ کہ جب آپ مکہ سے رخصت ہوں گے تو آپ کو رخصتی طواف کرنا ہے۔ جس کو طواف وداع کہتے ہیں۔ وہ بھی صرف طواف ہے، اس میں سعی نہیں ہے۔ اور اس میں بھی یہ سہولت ہے کہ بالکل نکلتے وقت اگر موقع نہیں مل سکا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ حج کے بعد مکہ میں جتنے دن آپ رہیں گے تو اس میں آپ نفل طواف کریں گے ہی، تو جو آخری طواف آپ نے کیا ہے وہ

رخصتی طواف سمجھا جائے گا،لیکن اگر آپ کو پتہ ہے کہ کتنے بجے نکلنا ہے اور موقع ہے تو آخری طواف دھیان کے ساتھ ضرور کرلیں۔

[شامی: ۳/ ۵۴۴،کتاب الحج]

اب آپ کو جو دن مکہ میں رہنے کے لیے مل جائیں اس کو خوب غنیمت سمجھیں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو یہ سعادت نصیب کی ہے، دن رات میں جتنے ہوسکے نفل طواف کریں، نفل عمرہ کریں، اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے، محسنین کے لیے، رشتہ داروں کے لیے پوری امت کے لئے خوب دعائیں بھی کریں، کعبہ کے سامنے نفلی نمازیں پڑھیں، بڑی مبارک جگہ ہے جہاں انبیاء کے قدم پڑے ہیں، نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پڑے ہیں، اللہ والوں کے قدم پڑے ہیں، حجر اسود جنت کا پتھر ہے، اس کا بوسہ دیں، ملتزم سے چمٹ کر رو رو کر دعائیں کریں، حطیم جو خانہ کعبہ کا حصہ ہے اس میں نماز پڑھیں، محبت و عظمت سے اللہ کے گھر کو صرف دیکھتے ہی رہیں، کیا پتہ ان مبارک جگہوں پر پھر حاضری کی سعادت میسر آتی ہے یا نہیں، کتنے لوگ امیدیں لیکر دنیا سے چلے گئے اور موقع نہیں مل سکا اور اللہ نے آپ کو سنہری موقع دیا ہے، اس لئے اس کو خوب غنیمت سمجھیں اور اللہ کی

رحمتوں اور اس کی نعمتوں کو جتنا لوٹ سکیں لوٹیں۔
مزے لوٹو کلیم اب بن پڑی ہے   بڑی اونچی جگہ قسمت لڑی ہے

نقشہ حج وعمرہ

ذیل میں ایک نقشہ ہے۔ جس میں عمرہ اور حج کے کاموں کی نشاندہی کے ساتھ اس کی وضاحت ہے کہ عمرہ اور حج میں فرائض کتنے ہیں اور واجبات کتنے ہیں۔

عمرہ کا نقشہ

عمرہ میں چار کام کرنے ہے۔ ۲/فرض اور ۲/واجب

۱	نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام	فرض
۲	رمل اور اضطباع کے ساتھ طواف	فرض
۳	صفا اور مروہ کے درمیان سعی	واجب
۴	سر منڈوانا یا کتروانا	واجب

حج میں پانچ دنوں میں ۹/کام کرنے ہیں، ۳/فرض اور ۶/واجب

حج کے تین فرض یہ ہیں

(۱) نیت تلبیہ کے ساتھ احرام۔
(۲) ۹؍ذی الحجہ کو زوال سے غروب تک تھوڑی دیر عرفات میں وقوف (ٹھہرنا)۔
(۳) طواف زیارت۔

حج کے چھ واجب یہ ہیں

(۱) مزدلفہ میں وقوف (ٹھہرنا)۔
(۲) صفاومروہ کے درمیان سعی۔
(۳) شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔
(۴) قربانی کرنا۔
(۵) سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔ (۶) طواف وداع۔

حج کا نقشہ

حج کا پہلا دن ۸؍ذی الحجہ	احرام باندھ کر منیٰ پہنچنا ہے۔ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹؍کی فجر	فرض

حج کا دوسرا دن ۹/ذی الحجہ	آج سورج نکلنے کے بعد عرفات میں جاکر ٹھہرنا ہے۔ عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء ایک ساتھ مزدلفہ میں پڑھنا۔	فرض
حج کا تیسرا دن ۱۰/ذی الحجہ	آج فجر سے سورج نکلنے تک تھوڑی دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا ہے۔ پھر منیٰ میں جا کر بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا ہے۔ پھر قربانی کرنا ہے، پھر سر کے بال منڈوانا ہے یا کتروانا۔ پھر طواف زیارت کرنا ہے اس طواف کے ساتھ سعی بھی کرنا ہے۔	واجب واجب واجب فرض واجب
حج کا چوتھا دن ۱۱/ذی الحجہ	تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے قربانی اور طواف زیارت اگر دس کو نہ کیا ہو۔	واجب
حج کا پانچواں دن ۱۲/ذی الحجہ	آج بھی تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے قربانی اور طواف زیارت اگر پہلے دو دن نہ ہوا ہو تو۔	واجب

زیارت مدینہ منورہ

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین تاجدار مدینہ رسول مقبول ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی عظمت ومحبت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا، اس کا تقاضا ایمان والے کو فطری طور پر بھی ہونا چاہیے کہ دیارِ قدس میں پہنچنے کے بعد روضہ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس نہ ہو۔ اور اس پر مزید یہ کہ روضہ اقدس کے سامنے حاضری اور سامنے حاضر ہو کر درود وسلام کے وہ عظیم الشان انعامات او رثمرات وبرکات جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوسکتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت میری وفات کے بعد کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ [شعب الایمان: ۴۱۵۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگی۔

[شعب الایمان: ۴۱۵۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

[کنزل العمال: ۱۲۳۶۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ]

دیار حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر

جب مدینہ طیبہ کی طرف چلیں تو راستہ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور محبت نبوی کو بیدار کرنے لئے اگر آپ کو ذوق ہو نعتیہ اشعار بھی خوب پڑھیں۔

یہ سفر آپ کا بس سے ہوگا، بسیں اور گاڑیاں چند گھنٹوں میں آپ کو مدینہ پہنچا دے گی، آپ کو راستہ میں کہیں غسل کرنے یا لباس بدلنے کا موقع نہیں ملے گا، اس لئے مناسب ہے کہ آپ مدینہ کی روانگی سے پہلے غسل کریں اور مدینہ طیبہ کی حاضری کی نیت سے اچھے کپڑے بدل لیں، خوشبو لگائیں، راستہ میں خوب ذوق وشوق کے ساتھ درود وسلام پڑھتے رہیں۔ [الفتاوی الهندیة: ۱۔۲۶۵]

حرمین شریفین کے قیام میں خاص کر مدینہ منورہ میں پانچ چیزوں کا خوب اہتمام کریں تاکہ یہ چیزیں ہمیشہ کے لئے عادت بن جائیں۔

① گناہوں سے بچنا۔ ② درود شریف کی کثرت۔
③ اتباع سنت۔ ④ قرآن کی تلاوت۔
⑤ دین کی دعوت۔

مدینہ طیبہ میں داخلہ

جب مدینہ طیبہ کی عمارتیں اور درخت نظر آنے لگیں تو ذوق وشوق کو بیدار کر کے خوب درود شریف پڑھیں۔خشوع خضوع اور تواضع کی کیفیت پیدا کریں۔جب مدینہ منورہ سے قریب ہونے لگیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ: اے اللہ یہ تیرے حبیب کا شہر ہے اور تیرے حبیب نے تیرے حکم سے اس کو حرم قرار دیا ہے، اس میں میرے داخلے اور میری حاضری کو ہر قسم کے عذاب سے امان کا ذریعہ بنا۔ [الفتاوی الهندية: ۱/ ۲۶۵] اور مدینہ میں داخلہ کے وقت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر خشوع خضوع کے ساتھ پڑھیں "بِسْمِ اللهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا" [فتح القدير: ۳/ ۱۸۰] اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اے رب مجھے جہاں داخل فرما اچھائی کے ساتھ داخل فرما اور

اچھائی کے ساتھ نکال اور مجھے خاص اپنے پاس سے ایسا اقتدار عطا فرما جس کے ساتھ (تیری) مدد ہو۔ پھر چلتے چلتے دعا کریں اے اللہ! جس کرم سے تو نے مجھے یہ دن دکھایا ہے کہ میں تیرے حبیب ﷺ کے محبوب شہر میں داخل ہو رہا ہوں، اسی کرم سے تو مجھے یہاں کی خاص برکتیں عطا فرما اور ان تمام باتوں سے میری حفاظت فرما جو ان برکتوں سے محرومی کا ذریعہ ہوں۔

مسجد نبوی میں حاضری

مدینہ منورہ میں بھی بسیں آپ کو آپ کی بلڈنگ تک پہنچا دیں گی۔ سامان ترتیب سے رکھ کر ضروریات سے فارغ ہو کر اگر داخلہ سے پہلے غسل اور کپڑے بدلنے کا موقع نہ ملا ہو تو اب غسل یا وضو کر کے کپڑے بدل کر سب سے پہلے مسجد نبوی میں حاضر ہوں۔ مسجد میں داہنے پیر سے داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھیں۔ ' بِسْمِ اللهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ،،

[ابن ماجہ: ۷۷۱، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا؛ ترمذی: ۳۱۴، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا؛ مسلم: ۱۶۸۵، عن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

سب سے پہلے مسجد کے اس حصہ میں جائیں جو روضہ اقدس اور ممبر شریف کے درمیان ہے جس کے متعلق خود حضور ﷺ نے "رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ" فرمایا ہے یعنی یہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے، ریاض الجنۃ کی پہچان کے لیے یہاں سفید قالین بچھا ہوا ہے، یہاں پہنچ کر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں، تحیۃ المسجد کے بعد اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کریں، آپ بڑی اونچی جگہ پہنچے ہیں، جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ [الفتاوی الہندیۃ: ۱/ ۲۶۵]

علماء نے لکھا ہے کہ اس موقع پر سجدۂ شکر بھی کرلیں، پھر اللہ تعالیٰ سے خوب دعا کریں۔ [الفتاوی الہندیۃ: ۱/ ۲۶۵]

مسجد نبوی کے ستون اور ریاض الجنۃ

ریاض الجنۃ کی پہچان کے لئے یہاں سفید سنگ مرمر کے سات ستون ہیں جن کو اسطوانات کہا جاتا ہے قبولیت دعا کی خاص جگہ ہے۔

پہلا ستون محراب سے متصل ہے جس کو "اسطوانۂ حنانہ یا مخلقہ" کہتے ہیں۔ اس ستون سے ٹیک لگا کر حضور ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے۔

دوسرا ستون محراب کی بائیں جانب ہے۔جس کو "اسطوانۂ عائشہ" کہتے ہیں ۔اس جگہ کے بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے: اگر میں بتادوں تو لوگ وہاں نماز کے لیے قرعہ اندازی کرنے لگیں گے، کیونکہ یہ جنت کا ایک ٹکڑا ہے، اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کی تھی، اس لیے اس ستون کو اسطوانۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں۔

اسطوانۂ عائشہ کی بائیں جانب "اسطوانۂ ابولبابہ" ہے۔اس جگہ حضرت ابولبابہ صحابی نے ایک غلطی پر خود کو کھجور کے ستون سے باندھ لیا تھا پھر ان کی توبہ قبول ہونے پر خود حضور ﷺ نے آپ کو کھولا تھا۔روضۂ اقدس کی جالی میں تین ستون ہیں، آدھے جالی کے باہر ریاض الجنۃ میں اور آدھے جالی کے اندر کے حصے میں۔

پہلا "اسطوانۂ سریر" ہے، یہاں آپ ﷺ حالت اعتکاف میں چٹائی پر اعتکاف فرماتے تھے، اس کے قریب دوسرا "اسطوانۂ حرس" ہے۔ یہاں صحابہ رضی اللہ عنہم رات کو آپ ﷺ کے حجرۂ مقدسہ کی نگرانی کرتے تھے۔

اور اس سے قریب "اسطوانۂ وفود" ہے، یہاں پر آپ ﷺ بیرون سے آنے والوں کے ساتھ بات چیت کرتے، معاہدہ کرتے اور دین سکھایا کرتے۔ ان چھ ستونوں کے علاوہ ایک اور ستون ہے، جس کو

''اسطوانہ جبرئیل'' کہتے ہیں، جہاں عام طور پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوتی تھی، یہ کل سات ستون اور ریاض الجنۃ کا پورا حصہ قبولیت دعا کے لیے خاص ہے اور یہاں نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

روضہ اقدس پر درود وسلام

تحیۃ المسجد اور دعا سے فارغ ہو کر پورے ادب اور ہوش کے ساتھ روضۂ اقدس پر آئیں اور نہایت ادب کے ساتھ یہ سمجھتے ہوئے کہ میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بات بنفسِ نفیس سن رہے ہیں، ہلکی آواز سے سلام عرض کریں۔ [الفتاوی الہندیۃ:۱/ ۲۶۵]

روضۂ اقدس کی جالی میں پیتل کے تین حلقے بنے ہوئے ہیں ان میں جو بڑا ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کے سامنے ہے اور دوسرے کے برابر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور تیسرے کے برابر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

یہ دھیان رکھیں کہ بھیڑ یہاں زیادہ ہوتی ہے تو کسی کو تکلیف نہ پہنچے، قریب پہنچ کر ادب و عظمت کے ساتھ۔ مختصر طور پر یوں سلام عرض کریں۔ ''اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَلصَّلَاۃُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ" سلام عرض کرنے کے بعد حضور ﷺ سے شفاعت کی درخواست کریں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں اللہ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں، آپ بھی میرے لیے استغفار فرمائیں اور اللہ کے دربار میں آپ کا وسیلہ چاہتا ہوں، اس بات پر کہ مسلمان ہونے کی حالت میں آپ کی سنت وملت پر مروں۔

دوسروں کی طرف سے روضہ اقدس پر سلام

اس کے بعد جن دوستوں، بزرگوں اور عزیزوں نے آپ سے سلام کی فرمائش کی ہے اور بعض سے آپ نے وعدہ بھی کرلیا ہے ان کا سلام، حضور ﷺ کو پہنچائیں، نام یاد ہوں تو نام لے کر یا سب کی طرف سے اس طرح کہیں کہ یارسول اللہ! آپ پر ایمان رکھنے والے اور آپ کا نام لینے والے چند بزرگوں اور عزیزوں نے سلام عرض کیا ہے، آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لیے بھی اپنے رب سے مغفرت مانگیں، وہ بھی آپ کی شفاعت کے طلب گار اور امیدوار ہیں (یہ بات

دھیان میں رہے کہ حضور ﷺ کی شفاعت اللہ کی اجازت سے ہی ہوگی)۔ [الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۶۵،۲۶۶]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام

حضور ﷺ پر سلام سے فارغ ہو کر ایک ہاتھ کے بقدر دائیں طرف ہٹ کر دوسرے حلقہ کے پاس آجائیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس طرح سلام پیش کریں۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيْرًا"

[فتح القدیر ۳/ ۱۸۱]

ترجمہ: آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول کے خلیفہ، غار میں ان کے ساتھی، ابوبکر صدیق! آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ پھر جن لوگوں نے سلام کہا ہو ان کا سلام پہنچادیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سلام سے فارغ ہو کر ایک ہاتھ دائیں

طرف ہٹ کر تیسرے حلقہ کے پاس آجائیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں سلام عرض کریں۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِیْ اَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا"

[فتح القدیر: ۳/۱۸۱]

ترجمہ: اے امیر المؤمنین عمر فاروق! آپ پر سلام ہو جن کے ذریعہ اللہ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ کی طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے۔ پھر جن لوگوں نے سلام کہا ہو ان کا سلام پہنچادیں۔ اس کے بعد ریاض الجنۃ میں جا کر دو رکعت پڑھ کر خوب دعا مانگیں۔

[الفتاوی الہندیۃ: ۱/۲۶۶]

مدینہ کے قیام کو خوب غنیمت سمجھیں، جہاں تک ہو سکے زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریں اور درود شریف کثرت سے پڑھتے رہیں، وقت ضائع نہ ہو اس کا خیال رکھیں۔ [الفتاوی الہندیۃ: ۱/۲۶۶]

زیارت جنت البقیع

مدینہ طیبہ میں مسجد شریف اور روضۂ اقدس کے بعد سب سے اہم

مقام وہاں کا پرانا قبرستان جنت البقیع ہے جو حرم نبوی سے بالکل ملا ہوا ہے۔ کیسا خوش نصیب یہ جنت کا ٹکڑا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے مرنے والوں کو اپنے ہاتھ سے اس میں دفن کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر ازواج مطہرات، آپ کی صاحبزادیاں اور اہل بیت کے بہت سے ممتاز افراد اور کتنے جلیل القدر صحابہ، پھر بے شمار تابعین وتبع تابعین اور بعد کے ان گنت ائمہ عظام اور اولیاء کرام اس میں آرام کر رہے ہیں۔ کہنے والے نے سچ کہا ہے:

دفن ہو گا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز

جنت البقیع میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف حضرت فاطمہؓ، حضرت عباسؓ حضرت حسنؓ، حضرت زین العابدین کی قبریں ہیں، پھر کچھ فاصلے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین بیٹیاں حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، اور حضرت ام کلثوم پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات (بیویاں) امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت سوداؓ، حضرت زینبؓ بنت جحش، حضرت زینبؓ بنت خزیمہ، حضرت ام سلمیٰؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت جویریہؓ کی مبارک قبریں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی حضرت خدیجہؓ مکہ میں جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں

اور دوسری بیوی حضرت میمونہؓ مقام سَرِف میں مدفون ہیں، باقی سب بیویاں جنت البقیع میں ہیں۔

پھر ان کے بعد حضرت عبداللہ بن جعفر، حضرت عقیل بن ابی طالب پھر تھوڑا آگے بڑھ کر بائیں طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پھر تھوڑا آگے بڑھیں تو سیدنا عثمان غنیؓ کا مزار ہے، جنت البقیع میں سب سے اونچا اور بڑا مقام حضرت عثمان کا ہے، پھر بائیں طرف حضرت حلیمہ سعدیہ کا مزار ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی ماں ہے پھر اس کی دائیں جانب حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت علی کی والدہ حضرت فاطمہؓ، پھر داہنی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں حضرت صفیہؓ، حضرت عاتکہؓ، حضرت ام الفضلؓ، ایسی مبارک ہستیاں بقیع میں آرام فرمارہی ہیں۔ [الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۶۶]

مسجد نبوی میں نماز کا ثواب

مسجد نبوی میں باجماعت نماز پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔ کیونکہ مسجد

حرام میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔ [بخاری: ۱۱۹۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اور ایک روایت میں مسجد نبوی کی ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر بتایا گیا ہے۔ [ابن ماجہ: ۱۴۱۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں

مدینہ منورہ کے قیام میں افضل ترین عمل یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھا جائے اور نمازوں کو باجماعت مسجد نبوی میں ادا کیا جائے۔ مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی بڑی فضیلت ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں، ان میں سے ایک بھی فوت نہ ہوئی ہو تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تین قسم کی برأت کا اعلان ہے، یعنی تین قسم کی مصیبتوں سے حفاظت کا اعلان ہے۔

(۱) جہنم سے حفاظت (۲) عذابِ الٰہی سے حفاظت

(۳) نفاق سے حفاظت [مسند احمد: ۱۲۵۸۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

مدینہ طیبہ سے واپسی

مدینہ طیبہ کا قیام جب پورا ہو جائے اور واپسی کا وقت آجائے تو یقینا وہ وقت ایمان والے کے لیے ایک سانحہ سے کم نہ ہوگا۔

اس دن آپ خاص اہتمام سے رخصتی ہی کے لیے روضۂ اقدس پر حاضر ہوں، پہلے دو رکعت ریاض الجنۃ میں پڑھ کر خوب دعا کریں، اپنی دعاؤں میں یہ ضرور کریں کہ اے اللہ! تیرے محبوب رسول اور ان کی اس مسجد اور ان کے اس شہر اور شہر والوں کے حقوق و آداب کی ادائیگی میں جو کوتاہیاں مجھ سے ہوئیں ان کو اپنے خاص کرم سے معاف فرما اور میری یہ حاضری آخری حاضری نہ ہو، اس کے بعد بھی مجھے یہاں کی حاضری کی توفیق دے، قیامت کے دن اپنے رسول کی شفاعت اور آپ کا قرب نصیب فرما۔

اس کے بعد روضۂ اقدس پر حاضر ہوں صلوۃ وسلام عرض کریں۔ استغفار وشفاعت کی پھر درخواست کریں، اور اس کی کوشش کریں کہ رخصت کے کچھ آنسو نکل آئیں کہ یہ قبولیت کی علامات میں سے ہے، پھر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی سی صورت بنائیں اور چلتے وقت

ہوسکے تو کچھ صدقہ کریں اور واپسی میں سفر کے آداب کی رعایت کے ساتھ واپس ہوں۔ [شامی:۴/۵۵،باب الہدی]

اٹھ کے ثاقب گو چلا آیا ہوں اس کی بزم سے
دل کی تسکین کا مگر سامان اسی محفل میں ہے

حج بدل کے فضائل ومسائل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ (حج بدل میں) ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں، ایک مرحوم (جس کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہے) دوسرا حج کرنے والا۔ تیسرا وہ شخص جو حج کو بھیج رہا ہے۔

[ترغیب/ترہیب]

ایک عورت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میری ماں مرگئی اور اس نے حج نہیں کیا، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کردوں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کرلے۔ [مسلم]

ابورزین کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے والد بہت بوڑھے ہیں، حج وعمرہ کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہے، وہ سفر بھی نہیں کرسکتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرلو۔ [ترمذی ومسلم]

عبادت کی تین قسمیں ہیں

عبادتیں تین طرح کی ہیں:

(۱) مالی عبادت جیسے زکوٰۃ، صدقہ فطر ان میں دوسرے کو نائب بنا کرادا کرادینا جائز ہے۔

(۲) بدنی عبادت جیسے نماز، روزہ ان میں کسی کو نائب نہیں بنایا جاسکتا یعنی کوئی کسی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا، روزہ نہیں رکھ سکتا۔

(۳) وہ عبادت جو بدنی بھی ہے، مالی بھی ہے جیسے حج اس میں نائب اس وقت بنایا جاسکتا ہے جب خود وہ شخص جس پر حج فرض ہے ادا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو، اگر خود حج کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو دوسرے سے نہیں کرواسکتا۔

البتہ نفل حج اور نفل عمرہ دوسرے سے کرواسکتا ہے ہر صورت میں، چاہے کرانے والا قدرت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔

مسئلہ: جس شخص پر حج فرض ہوگیا، اور اس کو حج کرنے کا وقت بھی

ملا اور قدرت بھی تھی مگر کسی وجہ سے حج نہیں کیا، پھر وہ حج کرنے سے معذور اور عاجز ہوگیا اور آئندہ بھی وہ حج کرسکے ایسی قدرت ہونے کی بظاہر کوئی امید بھی نہیں رہی ۔مثلاً کوئی ایسا بیمار ہوگیا کہ جس سے شفاء کی امید نہیں ، یا نابینا یا لنگڑا یا اپاہج ہوگیا یا بڑھاپے کی وجہ سے ایسا کمزور ہوگیا کہ خود سواری پر سوار نہیں ہوسکتا تو اس کے ذمہ فرض ہے کہ وہ اپنی طرف سے کسی دوسرے کو بھیج کر حج بدل خود کرادے یا وصیت کردے کہ میرے مرنے کے بعد میری طرف میرے مال سے حج بدل کرادینا۔

[احکام حج]

مسئلہ: اگر ایسے معذور آدمی نے اپنا فرض حج کسی کو بھیج کر اپنی زندگی میں کروایا، بعد میں اتفاق سے وہ تندرست اور اچھا ہوگیا تو اب خود حج ادا کرنا اس پر فرض ہے اور پہلا جو حج بدل کروایا تھا وہ نفلی ہو جائے گا۔ [ایضاً]

مسئلہ: اسی طرح اگر عورت کے پاس حج کرسکے اتنا روپیہ ہے مگر ساتھ جانے کے لئے کوئی محرم نہیں ملتا یا ملتا تو ہے مگر وہ اپنا خرچ نہیں

کرسکتا، اس کے پاس مال نہیں ہے، اورعورت کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے کہ وہ اس کا بھی خرچ برداشت کرے تو اس عورت پر بھی ضروری ہے کہ اپنی طرف سے کسی کو بھیج کر حج بدل کرائے یا وصیت کرے۔ [ایضاً]

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ حج بدل ایسے آدمی سے کرایا جائے جو اپنا حج کر چکا ہو، اگر کسی ایسے آدمی سے حج بدل کرایا جس نے ابھی تک حج نہیں کیا ہے اور اس پر فرض بھی نہیں تو حج بدل ادا ہو جائیگا مگر خلاف اولیٰ ہوگا۔

اگر اس کے ذمہ اپنا حج فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کیا تو اس کے لئے دوسرے کے واسطے حج بدل پر جانا جائز نہیں ہے، مکروہ تحریمی اور گناہ ہے مگر حج بدل کرانے والے کا حج پھر بھی ادا ہو جائیگا۔

[احکام حج]

مقامات قبولیت دعا

یوں تو مکہ مکرمہ میں ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے، لیکن بعض خاص خاص مقامات پر خصوصیت سے دعا قبول ہوتی ہے، اس لئے ان مقامات پر خاص طور سے دعا مانگنی چاہیئے وہ مقامات یہ ہے۔

(۱) بیت اللہ پر پہلی نگاہ پڑنے کے وقت۔

(۲) مطاف یعنی طواف کرنے کی جگہ۔

(۳) ملتزم یعنی بیت اللہ کی دیوار کا حصہ۔

(۴) میزاب رحمت یعنی بیت اللہ کے پرنالے کے نیچے۔

(۵) بیت اللہ کے اندر۔

(۶) حطیم کے اندر (جو بیت اللہ کا حصہ ہے)

(۷) حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان۔

(۸) مستجار یعنی رکن یمانی اور خانہ کعبہ کے اس بند دروازے کے درمیان جو موجودہ دروازے کی پُشت پر یعنی غربی جانب تھا۔

(۹) زمزم کے کنویں کے پاس۔

(۱۰) مقام ابراہیم کے پیچھے۔

(۱۱) صفا پر۔

(۱۲) مروہ پر۔

(۱۳) مسعیٰ یعنی سعی کرنے کی جگہ۔

(۱۴) میلین اخضرین یعنی دو ہرے ستونوں کے درمیان۔

(۱۵) عرفات میں خاص کر جبل رحمت کے پاس۔

(۱۶) مزدلفہ میں خاص کر مشعر حرام کے پاس۔

(۱۷) منیٰ میں۔

(۱۸) جمرات کے پاس۔ ان سب جگہوں پر خصوصیت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

مکہ کے تاریخی اور متبرک مقامات

① جنت المعلیٰ: مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے اور بقیع یعنی مدینہ کے قبرستان کے سوا باقی تمام قبرستانوں سے افضل ہے، اس کی زیارت بھی مستحب ہے۔

② جبل ابوقبیس: مسجد حرام سے باہر صفا سے متصل ایک پہاڑ ہے، جس پہاڑ پر چڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تھی، یہاں بنوہاشم آباد تھے اور اسی میں وہ گھاٹی تھی جس میں تین سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنوہاشم کا بائیکاٹ ہوا تھا۔ اس جگہ آج شاہی محل بنا ہوا ہے۔

③ مولد النبی: وہ جگہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی، صفا سے معلاۃ جانے والے راستے پر سیدھی جانب شعب بنی عامر میں سڑک کے کنارے واقع ہے، اب یہاں ایک لائبریری قائم ہے۔

④ غار حراء: جبل نور میں وہ غار ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت

ملنے سے پہلے قیام فرماتے تھے اور اسی غار میں پہلی وحی نازل ہوئی تھی، طائف کے راستہ پر مکہ سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ہے۔

⑤ غار ثور: ہجرت کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین روز اسی غار میں قیام کیا تھا، یہ غار جبل ثور میں واقع ہے، یہ پہاڑ مکہ سے تقریباً ۶ر میل کے فاصلے پر ہے۔

⑥ بنو ہاشم کا محلہ: جبل ابوقبیس کے دامن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش کے مشرقی گلی میں جہاں آج کل حفظ قرآن کا مدرسہ ہے اسی جگہ پر بنو ہاشم کا محلہ آباد تھا یہاں ''شارع بنو ہاشم'' کے نام سے ایک سڑک بنی ہوئی ہے، یہیں پر کبھی قریش رہا کرتے تھے۔

⑦ دار ارقم: حضرت ارقمؓ کا وہ مکان جہاں اسلام کے ابتدائی زمانے میں مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھپ کر نماز پڑھا کرتے تھے اور قرآن اور دین کو سیکھا کرتے تھے، اب یہ

مکان سعی کی جگہ میں تبدیل ہوگئی ہے، اسی جگہ حضرت عمرؓ اسلام لائے تھے، مصعب ابن عمیرؓ بھی اسی جگہ آ کر مسلمان ہوئے تھے۔

(۸) مسجد جن: طائف سے واپسی پر مکہ سے قریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو قرآن سن کر جنات جمع ہو گئے اور مسلمان ہو گئے اس جگہ پر مسجد جن بنی ہوئی ہے جو دو سڑکوں کے بیچ میں ہے، حرم سے شعب عامر کی طرف آتے وقت محلہ شعب عامر اور محلہ سلیمانیہ کے درمیان سڑک پر نظر آتی ہے، وہی ''مسجد جن'' ہے۔

(۹) مسجد رایہ: رسول اللہ نے فتح مکہ کے روز اس جگہ جھنڈا نصب فرمایا تھا، جنت المعلیٰ کے راستے میں ہے اس جگہ اب مسجد بنی ہوئی ہے۔

(۱۰) مسجد تنعیم: جس جگہ سے حضرت عائشہؓ نے احرام باندھ کر عمرہ کیا تھا، مکہ سے شمال کی جانب تین میل پر ہے، اس کو مسجد عائشہ کہتے ہیں۔

(۱۱) مسجد استراحۃ: منیٰ سے واپسی پر مکہ میں داخلہ سے پہلے جو محلہ

معابدہ ہے اسی علاقہ میں ایک مسجد ہے، ۱۳/ ذی الحجہ کو حج سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر پڑھی تھی اور کچھ دیر آرام بھی کیا تھا، اس لئے اس کو "مسجد استراحہ" کہتے ہیں۔

(۱۲) مسجد ذی طویٰ: تنعیم کے راستہ میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں اس جگہ اُترے تھے۔

(۱۳) مسجد خیف: منیٰ میں بڑی مسجد ہے، کہتے ہیں اس میں ستر نبی مدفون ہیں۔

(۱۴) مسجد نمرہ: عرفات کے کنارے پر بڑی مسجد ہے۔

(۱۵) مسجد مشعر الحرام: مزدلفہ میں بڑی مسجد ہے، حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پوری رات ذکر وفکر اور عبادت میں مشغول رہے تھے۔

(۱۶) مسجد جعرانہ: طائف کے راستہ میں حرم کی حد ہے۔ طائف سے آتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے احرام باندھا تھا، یہاں اب مسجد بنی ہوئی ہے "مسجد جعرانہ"

مدینہ کے تاریخی اور متبرک مقامات

(۱) جنت البقیع: مدینہ منورہ کا قدیم قبرستان ہے، جس میں بے شمار بڑے بڑے صحابہ اور اولیاء مدفون ہیں یہ قبرستان دنیا کے سارے قبرستانوں سے افضل ہے۔

(۲) اُحد پہاڑ: مدینہ سے تین میل پر ایک پہاڑ ہے جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ'' ترجمہ: یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، یہاں پر مشہور جنگ ہوئی تھی، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے اور ستر صحابہ شہید ہوئے۔

(۳) مسجد قباء: مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر مسجد ہے اس مسجد کا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے، اس میں دو رکعت نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

(۴) مسجد جمعہ: قباء سے مدینہ آتے ہوئے راستہ میں محلہ بنو سالم تھا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے وقت پہلا جمعہ ادا کیا تھا، اس جگہ مسجد بنی ہوئی ہے۔

(۵) مسجد مصلیٰ یا غمامہ: وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور اس جگہ آپ نے استسقاء کی نماز پڑھائی تھی۔

(۶) مسجد احزاب یا مسجد فتح: غزوہ احزاب میں اس جگہ خندق کھودی گئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن پیر، منگل، بدھ کو دعا فرمائی، اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

(۷) مسجد ذباب: غزوہ خندق میں اس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ نصب تھا اور آپ نے نماز بھی پڑھی تھی۔

(۸) مسجد قبلتین: وادی عقیق کے قریب ایک ٹیلے پر یہ مسجد ہے اس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری کعبہ کی جانب، کعبہ کی تبدیلی کا واقعہ اسی مسجد میں ہوا تھا، اس لئے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ مسجد نبوی سے ۳ رمیل پر ہے۔

(۹) مساجد خمسہ: جس جگہ خندق کی لڑائی ہوئی تھی اس جگہ پانچ مسجدیں بنی ہوئی ہیں۔ مسجد فتح، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد ابوبکر صدیقؓ، مسجد عمر فاروقؓ، مسجد علیؓ۔ اب ان تمام مسجد کو شہید کرکے ایک بڑی عالیشان مسجد بنائی گئی ہے۔

(۱۰) مسجد الفضیح: عوالی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ یہود بنی نضیر کے محاصرہ کے وقت نماز پڑھی تھی۔ فضیح کھجور کی شراب کو کہتے ہیں۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ساتھ شراب پینے میں مشغول تھے، جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو انہوں نے سارے مٹکے شراب کے گرا دئے۔ اس لئے اس کو مسجد فضیح کہتے ہیں۔ اس کا نام مسجد شمس بھی ہے۔

(۱۱) مسجد بنی قریظہ: مسجد فضیح سے مشرق میں تھوڑے فاصلے پر ہے۔ یہود بنی قریظہ کے محاصرہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ قیام فرمایا تھا، اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہود نے حکم مقرر فرمایا تھا انہوں نے اسی جگہ فیصلہ سنایا تھا کہ مردوں کو قتل کیا جائے، بچوں اور عورتوں کو قید کیا جائے۔

(۱۲) مسجد اجابہ: جنت البقیع سے شمال کی جانب ہے، یہ مسجد آبادی کے درمیان واقع ہے، اس کو مسجد بنو معاویہ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ کبھی یہاں بنو معاویہ رہا کرتے تھے، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی اور دیر تک دعا کی، اس کے بعد فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کیں ایک یہ کہ

میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہو، دوسری یہ کہ میری امت اجتماعی طور پر غرق نہ ہو، یہ دو دعائیں قبول ہوئیں، تیسری یہ کہ باہم اختلاف اور خانہ جنگی نہ ہو، یہ قبول نہ ہوئی۔

(۱۳) بئر اَریس: مدینہ میں قباء کے قریب ایک کنواں ہے اس کا پانی نہایت صاف شفاف اور میٹھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ تشریف لائے پاؤں لٹکا کر مَن پر بیٹھ گئے، اس کے بعد حضرت ابوبکر وعثمان تشریف لائے، وہ بھی حضور کی اتباع میں اسی طرح بیٹھ گئے، آپؐ نے اس کا پانی پیا، وضو کیا، اور لعاب دہن اس میں ڈالا۔ اس کو بئر خاتم بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ حضرت عثمان کے ہاتھ سے خاتم نبوت گرگئی تھی آپؐ نے بہت تلاش کرائی مگر نہ ملی۔

(۱۴) بئر بضاعہ: یہ کنواں مدینہ منورہ میں تھا، جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ غسل فرماتے تھے اور یہاں آپ تشریف لاکر کپڑے دھوتے تھے، ترمذی اور ابوداؤد میں اس کا ذکر ہے مگر اب یہ کنواں موجود نہیں ہے۔

(۱۵) بئر رومہ: مدینہ سے تین میل پر کنواں تھا، پہلے یہودی کا تھا

مسلمانوں کی تکلیف پر حضرت عثمان نے خرید کر وقف کر دیا تھا۔

(۱۶) بئرعہن: یہ بھی کنواں تھا اسی طرح ''بئر بصہ'' اور ''بئر غرس'' بھی تھا۔

(۱۷) بیرحا: یہ حضرت ابوطلحہ کا باغ تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہاں تشریف لاتے اور اس کا پانی پیتے، یہ سات کنویں مشہور تھے۔ اس کے علاوہ مدینہ میں اور بھی کنویں تھے، جن کا پانی حضورؐ اور صحابہ نے استعمال کیا تھا۔ مثلاً بئر انا، بئر عواف، بئر انس، بئر الحضارم، بئر السقیا، بئر ابوایوب، بئر عروہ، بئر ذردان جس میں لبید یہودی نے حضورؐ پر جادو کر کے بال کنگھے میں باندھ کر دفن کئے تھے۔ بئر القویم، بئر الصفیہ، بئر بویطہ، بئر فاطمہ۔

(۱۸) مقام غزوہ بدر: بدر ایک گاؤں کا نام ہے جو پہاڑیوں میں آباد ہے اسی گاؤں کی ایک وادی میں اسلام کی سب سے پہلی جنگ ہوئی جس کا نام غزوہ بدر ہے، یہ بستی مکہ سے تین سو کلو میٹر اور مدینہ سے ڈیڑھ سو کلو میٹر دور ہے، اب اس جگہ بڑی آبادی ہے اور ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے جس کا نام ''مسجد عریش'' ہے اسی کے قریب ایک چہار دیواری میں شہداء بدر مدفون ہیں۔

طواف کے سات پھیروں کی اور موقع محل کی بعض دعائیں

ہمیں ہر موقع محل پر عمل کا طریقہ اور دعائیں بتائی گئی ہیں جس سے وہ عمل عبادت اور اللہ کے قرب کا ذریعہ بنتا ہے، لہٰذا اس سفر میں سنت کی اور موقع محل کی دعاؤں کی خوب رعایت کرنا چاہئے۔

گھر سے نکلنے کی دعا

گھر سے یا قیام گاہ سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو انشاء اللہ شیطان اور دشمنوں سے حفاظت ہوگی اور ہر مشکل آسان ہوجائیگی۔

"بِسۡمِ اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"

[ترمذی ۲/۱۸۱]

ترجمہ: اللہ کے نام سے سفر شروع کرتا ہوں، اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں، گناہوں سے حفاظت اور عبادت پر قدرت اللہ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتی۔

"اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوۡلُ وَبِكَ اَحُوۡلُ وَبِكَ اَسِيۡرُ"

ترجمہ: اے اللہ تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے تدبیر کرتا ہوں اور تیری مدد سے سفر کرتا ہوں، چلتا ہوں۔

سواری پرسوار ہونے کی دعا

سواری پر یہ دعا پڑھ کر سوار ہو جائے۔

"سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ" [مسلم ۱/ ۴۳۴، ترمذی ۲/ ۱۸۳]

ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے اختیار میں دیا ہے اور ہم اس کو اپنے قابو میں کرنے کے اہل نہیں تھے اور ہم اپنے رب کے پاس ضرور لوٹنے والے ہیں۔

دورانِ سفر پڑھتے رہنے کی دعا

دوران سفر یہ دعا پڑھتے رہا کریں۔

"اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاَطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ" [مشکوٰۃ ۱/ ۲۱۳]

ترجمہ: اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما اور اس کی دوری کو ہم پر سمیٹ دے، اے اللہ آپ ہی سفر میں ہمارے رفیق ہیں اور آپ

ہی ہمارے اہل وعیال کی دیکھ بھال کرنے والے ہیں، اے اللہ میں آپ کے دربار میں سفر کی مشقت سے پناہ چاہتا ہوں، اور پناہ چاہتا ہوں بری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر گھر میں بچوں اور مال میں بری حالت دیکھنے سے۔

حدودِ حرم میں داخل ہونے کی دعا

جب حرم کے حدود میں داخل ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ، اَللّٰھُمَّ آمِنِّيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ" [غنیہ ۹۶، قاضی خاں ۱/۳۱۵]

ترجمہ: اے اللہ بیشک یہ تیرا اور تیرے رسول پاک کا حرم ہے پس تو میرا گوشت، خون، ہڈی، چمڑا جہنم پر حرام فرما۔ اے اللہ اس دن کے عذاب سے میری حفاظت فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیگا۔

طواف شروع کرنے کی دعا

طواف شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَ تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّتِ نَبِيِّكَ ﷺ [قاضی خاں ۱/۳۱۶]

ترجمہ: اللہ کے نام سے طواف شروع کرتا ہوں، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ ہی کے لئے ہر تعریف ہے اور درود وسلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو، اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق اور تیرے عہد کو پورا کرنے اور تیرے نبی کی سنت کی اتباع میں حجر اسود کو چومتا ہوں۔

طواف کے سات پھیروں کی دعائیں

یہ بات یاد رکھیں کہ طواف کے سات پھیروں کی الگ الگ دعائیں علماء نے لکھی ہیں یہ ساری دعائیں لاعلی التعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، لیکن اس خاص ترتیب سے منقول نہیں ہیں، اس لئے ان کے علاوہ بھی دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں، البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی دعا خاص اس ترتیب سے ثابت ہے۔

طواف کے پہلے چکر کی دعا

طواف کے پہلے چکر میں یہ دعا پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّتِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ۔ [قاضی خاں ۱/۳۱۶]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔ [حصن حصین ۲۲۲ منتخب شدہ]

ترجمہ: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور ہر تعریف اللہ کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اس کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچا نہیں جاسکتا، اور اسی کی مدد سے عبادت پر قدرت ہوتی ہے، اللہ بہت بڑا ہے اور بہت بڑی عظمت والا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نازل ہو، اے اللہ ہم تجھ پر ایمان لانے کی حالت میں اور تیرے کلمات کی تصدیق کر کے اور عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت کی اتباع میں طواف کرتے ہیں، اے اللہ بیشک میں تجھ سے عفو اور سلامتی کا سوال کرتا

ہوں، اور دین اور دنیا اور آخرت میں دائمی درگزر اور حصول جنت اور جہنم سے نجات کے ساتھ کامیابی کی درخواست کرتا ہوں۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھنے کی دعا

طواف کے ساتوں چکروں میں جو الگ الگ دعائیں ہیں وہ رکن یمانی تک پوری کرلیں، پھر رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے۔ یہ اس وقت میں پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔ لہٰذا ساتوں چکروں میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، [تبیین الحقائق ۲/ ۱۸] وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں، اے ہمارے رب ہم کو دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے اور جنت میں نیک لوگوں کے ساتھ ہم کو داخل فرما تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا، اے دونوں جہاں کے پالنہار۔

طواف کے دوسرے چکر کی دعا

طواف کے دوسرے چکر میں یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَھٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ النَّارِ، فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ، اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّهْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ۔ [حصن حصین مترجم ۱۹۳]

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ [حصن حصین ۸۷]

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ جَنَّتَكَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

ترجمہ: اے اللہ یہ تیرا ہی گھر ہے، حرم تیرا ہی ہے حرم ہے، یہاں کا امن وامان تیرا ہی قائم کیا ہوا ہے، اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے، اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرا ہی بندہ زادہ ہوں، یہ مقام تیری مدد سے جہنم کی آگ سے پناہ اور حفاظت کا ہے، پس ہمارے گوشت اور چمڑے کو جہنم پر حرام کردے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی محبت عطا فرما، اور ہمارے

دلوں کو ایمان کے نور سے منور کر دے اور کفر و فسق سے ہمیں نفرت عطا فرما اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔ اے اللہ مجھ کو قیامت کے دن کے عذاب سے بچا، جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائیگا، اے اللہ ہم کو بغیر حساب کتاب جنت عطا فرما۔

طواف کے تیسرے چکر کی دعا

طواف کے تیسرے چکر میں یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ [تبیین الحقائق ۲/۱۷]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاءِ وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِزْيِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ [تبیین الحقائق ۲/۱۷]

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے دین اور احکام میں شک کرنے سے پناہ مانگتا ہوں، میں پناہ مانگتا ہوں کسی کو تیرا، ہمسر بنانے سے اور تیرے احکام کی مخالفت کرنے سے اور نفاق سے، سوء اخلاق سے، بری چیز دیکھنے

سے،اور پناہ مانگتا ہوں مال،اہل وعیال اور اولاد کی تبدیلی سے۔
اے اللہ میں قبر کے فتنے سے، تیرے دربار میں پناہ مانگتا ہوں، اور زندگی اور سکرات موت کی سختیوں سے پناہ مانگتا ہوں، اور دنیا اور آخرت کی رسوائی سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

طواف کے چوتھے چکر کی دعا

طواف کے چوتھے چکر میں یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَعَمَلاً صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ [زیلعی ۲/۱۷] یَاعَلِیْمُ مَافِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَا اَللہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ [ترمذی ۱/۱۰۹] وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ [حصن حصین ۳۲۱] رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ

[کتاب المناسک ۳۹]

ترجمہ: اے اللہ میرے اس حج کو حج مبرور اور حج مقبول بنا، اور میری اس کوشش کو ٹھکانے پر لگا، اور میرے گناہوں کی بخشش فرما، اور میرے اس عمل کو قبول ترین عمل صالح بنا، اور اس کو ایسی تجارت بنا جس میں کوئی گھاٹا نہ ہو، اے دلوں کی باتوں کے جاننے والے، اے اللہ مجھ کو تاریکی سے نکال کر اُجالے میں داخل فرما۔

اے اللہ بیشک میں تیری رحمت کے حصول کے ذرائع اور تیری بخشش کے راستے اور گناہ سے سلامتی کی التماس کرتا ہوں اور ہر نیکی پر قائم رہنے اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کی التماس کرتا ہوں۔

اے میرے رب اس روزی پر قناعت عطا فرما جو تو نے مجھے دی ہے، اور مجھے برکت عطا فرما ان چیزوں میں جو تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں، اور تو خیر کے ساتھ میری ہر اس چیز کا نگہبان بن جا، جو مجھ سے غائب ہے۔

طواف کے پانچویں چکر کی دعا

طواف کے پانچویں چکر میں یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّ

عَرْشِكَ [زیلعی ۲/۱۷] وَلَابَاقِیَ اِلَّا وَجْهَكَ، وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ شُرْبَةً هَنِیْئَةً مَرِیْئَةً لَانَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔[زیلعی ۲/۱۷] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِمَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیِّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [ترمذی ۲/۱۹۲] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَهَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، وَمَایُقَرِّبُنِیْ اِلَی النَّارِ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْعَمَلٍ [حصن حصین ۳۲۰]

ترجمہ: اے اللہ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اس دن مجھے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرما، اور تیری ذات کے علاوہ کوئی باقی رہنے والا نہیں ہے، اور مجھ کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے سیراب کردے اور ایسا خوش ذائقہ پانی پلادے جس کے بعد پھر پیاس نہ لگے، اے اللہ میں تجھ سے ہر اس چیز کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا تھا، اور میں ہر

اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے، اور تو ہی مددگار اور تو ہی کافی ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر مصیبت سے حفاظت اور عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی، اے اللہ بیشک میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو قول، فعل اور عمل میں سے جو مجھ کو جنت میں پہنچا دے، اور میں جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور قول فعل اور عمل میں سے ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھ کو جہنم سے قریب کر دے۔

طواف کے چھٹے چکر کی دعا

طواف کے چھٹے چکر میں یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَكَ عَلٰی حُقُوقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ، وَحُقُوقًا كَثِيْرَةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَلْقِكَ، اَللّٰھُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، اَللّٰھُمَّ اِنَّ

بَيْتَكَ عَظِيمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيمٌ، وَاَنْتَ يَااَللهُ، حَلِيمٌ، كَرِيمٌ، عَظِيمٌ، تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔ [کتاب المناسک ۴۵]

ترجمہ: اے اللہ بیشک تیرے میرے اوپر بیشمار حقوق ہیں جو تیرے اور میرے درمیان میں ہیں، اور بے شمار حقوق میرے اور تیری مخلوق کے درمیان میں ہیں، اے اللہ ان میں سے جو حقوق تیرے ہیں تو اسے معاف فرمادے، اور جو تیری مخلوق کے ہیں ان کو اپنی مخلوق سے بخشوانے کی ذمہ داری لے لے، اور مجھ کو حلال کمائی کی توفیق عطا فرما اور حرام سے حفاظت فرما، اے اللہ تیری اطاعت کے ذریعہ سے معصیت سے حفاظت اور تیرے فضل سے غیروں کے محتاج بننے اور احسان مند ہونے سے حفاظت فرما، اے بہت زیادہ بخشنے والے، اے اللہ بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے، اور تیری ذات کرم والی ہے، اے اللہ تو بڑا بردبار کرم والا ہے اور عظمت والا ہے، معاف کرنے کو تو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف کردے۔

طواف کے ساتویں چکر کی دعا

طواف کے ساتویں چکر میں یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلاً وَيَقِيْنًا صَادِقًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَ حَلاَلاً طَيِّبًا وَتَوْبَةً نَصُوْحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَاعَزِيْزُ يَا غَفَّارُ. رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَالْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِيْنَ۔

[کتاب المناسک/۴۹]

ترجمہ: اے اللہ بیشک میں آپ سے کامل ایمان اور سچا یقین اور وسیع رزق کا سوال کرتا ہوں، اور خشوع کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان، پاک حلال کمائی، اور سچی توبہ اور مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، اور موت کے وقت آسانی، اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت، اور حساب وکتاب کے وقت معافی اور درگزر، اور جنت کی کامیابی، اور جہنم سے تیری رحمت سے نجات چاہتا ہوں، اے بڑے غالب اور بڑی بخشش کرنے والے، اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کر، اور مجھ کو

آخرت میں نیک لوگوں کے ساتھ شامل کر۔

طواف کی دو رکعت کے بعد مقام ابراہیمؑ پر پڑھنے کی دعا

طواف کی دو رکعت پڑھ کر مقام ابراہیمؑ پر جا کر آدم علیہ السلام والی دعا پڑھے۔ دعائے آدمؑ کی فضیلت یہ ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا اللہ اس کے تمام گناہوں کو معاف کریگا، اور اس کی تمام پریشانی دور کریگا، پھر کبھی فقر وفاقہ کی نوبت نہ آئیگی، اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئیگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَایُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ [فتح القدیر ۲/۴۵۷]

ترجمہ: اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو خوب جانتا ہے میرا عذر قبول فرما، تو میری حاجت کو جانتا ہے لہٰذا میری طلب پوری فرما، اور تو میرے دل کی بات جانتا ہے، میرا گناہ معاف فرما، اے اللہ میں تجھ سے ایمان راسخ اور یقین صادق کا سوال کرتا ہوں، جو میرے دل میں اُتر جائے،

حتی کہ میں جان لوں کہ مجھ کو صرف اتنی مقدار پہنچ سکتی ہے جتنا تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے، اور میں تجھ سے اس چیز پر رضامندی طلب کرتا ہوں جتنا تو نے میرے مقدر کر رکھا ہے، اے تمام رحم کرنے والوں میں زیادہ رحم کرنے والے۔

ملتزم پر پڑھنے کی دعا

ملتزم خانہ کعبہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان بیت اللہ کی دیوار کا حصہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ بچے کی طرح لپٹ کر دعا کرتے تھے، اس جگہ اگر موقع مل جائے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِیْ لَهٗ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ وَارْزُقْنِیْ الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَرْضٰى عَنِّیْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ [مراقی الفلاح ۴۰۱]

اے اللہ بیشک یہ تیرا وہ گھر ہے جس کو تو نے تمام عالم کے لئے برکت اور ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے، اے اللہ جس طرح تو نے مجھے اس حج کے لئے ہدایت دی اس طرح میری طرف سے قبول فرما، اور میرے اس سفر کو

اپنے گھر کا آخری سفر نہ بنا، اور دوبارہ لوٹ کر آنا نصیب فرما یہاں تک کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے، اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے میری دعا قبول فرما۔

میزاب رحمت کے نیچے پڑھنے کی دعا

بیت اللہ کے پرنالے کے نیچے بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں اس کو میزاب رحمت کہتے ہیں، اس جگہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا لَایَزُوْلُ وَیَقِیْنًا لَایَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِیِّكَ ﷺ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَاسْقِنِیْ بِكَأْسِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَرْبَةً لَااَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا [تبیین الحقائق ۲/۱۷]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ مانگتا ہوں، اے اللہ مجھے اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرما، جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے سے ایسا شربت پلا دے کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

زمزم پینے کی دعا

زمزم کا پانی پیتے وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ [قاضی خاں ۱/۱۳۹]

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

صفا پر چڑھنے کی دعا

صفا پہاڑی پر چڑھتے وقت یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ [غنیۃ الناسک ۶۸]

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر وہاں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع فرمایا، بیشک صفا اور مروہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

صفا اور مروہ پر کھڑے ہو کر پڑھنے کی دعا

صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے تین مرتبہ یہ دعا

پڑھ کر اللہ سے دعا مانگے اور مروہ پر بھی یہی دعا پڑھے

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

[مسلم ۱/۳۹۹-غنیہ الناسک ۶۹]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اور اپنے بندے کی مدد کی، اور تنہا اس نے لشکروں کو شکست دی۔

میلین اخضرین کے درمیان پڑھنے کی دعا

سعی کرتے ہوئے جب ہرے ستونوں کے پاس پہنچے تو یہ دعا پڑھے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ [زیلعی ۲/۲۰]

ترجمہ: اے میرے پروردگار میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما،

ان گناہوں کو معاف فرما جو تیرے علم میں ہے، بیشک تو ہی سب پر غالب اور زیادہ کرم کرنے والا ہے۔

میلین اخضرین کے بعد مروہ کی طرف چلنے کی دعا

جب ہرے ستونوں سے مروہ کی طرف بڑھے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَاۤاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ [تبیین الحقائق ۲/۲۰]

ترجمہ: اے اللہ مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پابند بنا، اور مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر موت عطا فرما اور ہر گمراہ کن فتنوں سے اپنی رحمت کے ذریعہ سے میری حفاظت فرما، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے اپنی رحمت سے نواز۔

عرفات کی طرف جاتے ہوئے پڑھنے کی دعا

۹/ذی الحجہ کو عرفات کی طرف روانہ ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَحَجًّا مَبْرُوْرًا وَارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ

وَبَارِكْ فِيْ سَفَرِيْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ [زیلعی ۲/ ۲۳]

ترجمہ: اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری ذات کا ارادہ رکھتا ہوں، لہٰذا میرے گناہ معاف فرما اور میرے حج کو قبول فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے نامراد نہ بنا اور میرے سفر میں برکت عطا فرما اور میدان عرفات میں میری حاجت پوری فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

جبل رحمت پر نظر پڑتے وقت پڑھنے کی دعا

میدان عرفات میں جب جبل رحمت پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَاعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَوَجِّهْ لِيَ الْخَيْرَ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ [زیلعی ۲/ ۲۳]

ترجمہ: اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری ذات کا ارادہ کرتا ہوں، اے اللہ میرے گناہ معاف فرما

اور میری توبہ قبول فرما اور میری مراد مجھے عطا فرما، ہر قسم کی خیر کو میری طرف متوجہ فرما جدھر میں متوجہ ہوتا ہوں، اللہ کی ذات پاک ہے ہر تعریف اللہ کیلئے ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

میدان عرفات میں سب سے افضل دعا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے میدان عرفات میں جو دعائیں کی ہیں ان میں سب سے افضل دعائے توحید ہے وہ یہ ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [ترمذی ۲/۱۹۹، حصن حصین ۱۸۴]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر ہو سکے تو اس دعا کو عرفات میں سو مرتبہ پڑھے، یہ چوتھا کلمہ ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد میدان عرفات میں قبلہ رخ ہو کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سو مرتبہ)

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"۔ (سو مرتبہ)

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔ (سو مرتبہ) پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے۔ اے میرے فرشتو! اس بندے کی کیا جزا ہے جس نے میری تسبیح وتہلیل، تکبیر و تعظیم تعریف وثنا کی اور میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا...... اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو، میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت قبول کی اور اگر وہ اہل عرفات کے لئے شفاعت کرتا تو بھی میں قبول کرتا۔ [تفسیر درمنثور بحوالہ بیہقی]

مزدلفہ کی رات میں پڑھنے کی دعا

مزدلفہ کی رات میں یہ دعا کثرت سے پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ جَوَامِعَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّی السُّوْٓءَ كُلَّهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ غَیْرُكَ وَلَا یَجُوْدُ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْتَ [زیلعی ۲/۲۷]

ترجمہ: اے اللہ بیشک میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو اس مقدس مقام میں تمام نیکیوں اور بھلائیوں کا مجموعہ عطا فرما اور مجھ سے ہر قسم کی برائیوں کو دور فرما، بیشک تیرے علاوہ یہ کام کوئی نہیں کرسکتا، اور نہ تیرے سوا کوئی دوسرا اس بھلائی کی بخشش کرسکتا ہے۔

مزدلفہ سے منیٰ پہنچ کر پڑھنے کی دعا

جب مزدلفہ سے منیٰ پہنچ جائے تو جمرات تک پہنچنے سے پہلے تلبیہ کثرت سے پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًی قَدْ اَتَیْتُهَا وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰٓی اَوْلِیَآئِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ [قاضی خاں ۱/۳۱۷]

اے اللہ یہ مقام منیٰ ہے جس میں میں حاضر ہوا ہوں اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرا بندہ زادہ ہوں، تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ پر ایسا

احسان فرما جیسا کہ تو نے اپنے اولیاء اور نیک بندوں پر کیا ہے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

جمرات کی رمی کے بعد کی دعا

جمرات کی رمی کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَسَعْيًا مَّشْكُوْرًا۔ [زیلعی ۲/۳۰]

ترجمہ: اے اللہ! اس کو میرے لئے حج مبرور بنا اور میرے گناہ معاف فرما اور میری کوشش کو قبول فرما۔

حلق کی دعا

قربانی کے بعد سر منڈواتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْ نَفْسِيْ وَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَاجْعَلْ لِيْ لِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنْهَا نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قاضی خاں ۱/۳۱۹]

ترجمہ: اے اللہ میرے اندر برکت عطا فرما اور میرے گناہ معاف فرما اور سر کے ان بالوں میں سے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن ایک ایک نور عطا فرما۔

مکہ معظمہ سے واپسی کی دعا

طواف وداع کے بعد دو رکعت پڑھے، پھر حجر اسود کو بوسہ دے، اس کے بعد کعبۃ اللہ کی جدائی پر افسوس اور حسرت کے ساتھ خوب گڑگڑا کر روئے، رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنائے اور حسرت کی نگاہ سے بیت اللہ کی طرف دیکھتا ہوا روتا ہوا مسجد حرام سے باہر نکلے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ ھٰذَا آخِرَ الْعَھْدِ مِنْ بَیْتِكَ وَارْزُقْنِیْ الْعَوْدَ اِلَیْهِ [قاضی خاں ۱/۳۱۹]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ [مسلم ۱/۴۳۵]

ترجمہ: اے اللہ میرے اس سفر کو اپنے گھر کا آخری سفر نہ بنا میرے لئے دوبارہ لوٹ کر آنا مقدر فرما، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت

ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس نے تن تنہا لشکروں کو شکست دی۔

مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر پڑھنے کی دعا

جب مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوں تو راستہ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور جب مدینہ کے قریب پہنچ جائیں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلِ الدُّخُوْلَ وِقَايَةً مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ۔ [قاضی خان ۱/۱۳۹]

ترجمہ: اے اللہ یہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم پاک ہے، اس حرم کو میرے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنا اور اس کو میرے لئے عذاب اور برے حساب کتاب سے حفاظت کا ذریعہ بنا۔

مدینہ منورہ میں داخلہ کے وقت پڑھنے کی دعا

جب مدینہ منورہ میں داخل ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّارۡزُقۡنِیۡ مِنۡ زِیَارَۃِ رَسُوۡلِكَ مَا رَزَقۡتَ اَوۡلِیَآئَكَ وَاَهۡلَ طَاعَتِكَ وَاَنۡقِذۡنِیۡ مِنَ النَّارِ وَاغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ یَا خَیۡرَ مَسۡؤُلٍ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ لَنَا فِیۡهَا قَرَارًا وَّرِزۡقًا حَسَنًا [غنیہ الناسک ۳۷۶]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں جو اللہ نے چاہا وہی ہوگا، اللہ کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچنا اور عبادت کی توفیق نہیں ہوتی، اے میرے رب مجھ کو ایمان کی سلامتی کے ساتھ داخل فرما، اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ مجھے واپس لوٹا، اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی زیارت نصیب فرما جیسی تو نے اپنے اولیاء اور نیک بندوں کو نصیب فرمائی، اور جہنم کی آگ سے بچا، اور میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما، اے اللہ تو ان میں سب سے بہتر ہے جن سے مانگا جاتا ہے، اے اللہ ہمارے لئے مدینہ منورہ میں بہترین ٹھکانہ بنا، اور اچھا رزق مقدر فرما۔

روضہ اقدس پر صلوۃ وسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ
خَلْقِ اللّٰہِ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
سَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ
الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَزَاکَ اللّٰہُ
عَنَّا خَیْرًا جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ مَاجَزٰی بِہٖ
نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ اَللّٰهُمَّ اٰعْطِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ
وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ
وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادِ وَاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَکَ اِنَّکَ سُبْحَانَکَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ [فتح القدیر]

ترجمہ: صلوۃ وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول، صلوۃ وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے حبیب، صلوۃ وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے مخلوق میں سب سے بہتر، صلوۃ وسلام ہو آپ پر اے تمام مخلوقات میں سب سے برگزیدہ، صلوۃ وسلام ہو آپ پر اے اولاد آدم کے سردار، درود وسلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی، اور اس کی رحمتیں اور اس کی برکتیں، یارسول اللہ بیشک میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ نے یارسول اللہ رسالت کا حق ادا کردیا اور امانت ادا کردی اور امت کی خیر خواہی فرمائی اور امت کی بے چینی دور فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے افضل اور کامل ترین بدلہ عطا فرمائے جیسا کہ کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما، اور ان کو مقام محمود پر پہنچا دے، جس کا تو نے وعدہ کیا تھا، بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نزدیک مقرب درجہ عطا فرما،

بیشک آپ پاک ذات ہیں، اور عظیم ترین فضل اور احسان والے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وسیلہ سے شفاعت کی دعا

صلوۃ وسلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ سے شفاعت کی درخواست کرے۔

يَارَسُوْلَ اللهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ [فتح القدیر ۳/۱۸۱]

ترجمہ: یارسول اللہ میں آپ سے شفاعت کا طلبگار ہوں اور اللہ کے دربار میں آپ کا وسیلہ چاہتا ہوں اس بات پر کہ مسلمان ہونے کی حالت میں آپ کی سنت وملت پر مروں۔

دوسروں کی طرف سے سلام

دوسروں نے اگر سلام پیش کرنے کے لئے کہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس طرح سلام پیش کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ [غنیۃ الناسک ۳۷۹]

ترجمہ: یارسول اللہ آپ پر درود وسلام ہو، فلاں ابن فلاں (اس جگہ اس کا نام لیں) کی طرف سے، وہ آپ سے اپنے رب کے دربار میں شفاعت کا طالب ہے، لہٰذا آپ اس کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے شفاعت فرمائیں۔ اگر بہت سارے لوگوں نے سلام پیش کیا ہے اور نام یاد نہیں ہے تو اس طرح پیش کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ اَوْصَانِيْ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ [معلم الحجاج]

ترجمہ: یارسول اللہ آپ پر درود وسلام ہو ان تمام لوگوں کی طرف سے، جنہوں نے مجھ کو آپ پر سلام پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق پر سلام

حضرت ابو بکر صدیق پر اس طرح سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ وَثَانِيَه فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ وَ اَمِيْنَهٗ عَلَى الْاَسْرَارِ اَبَابَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا [فتح القدیر ۳/۸۱]

ترجمہ: آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسولؐ کے خلیفہ غار میں ان کے

ساتھی، سفروں میں ان کے رفیق، ان کے رازوں کے امین، ابوبکر صدیق آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِيْ اَعَزَّ اللهُ بِكَ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ مَرْضِيًّا حَيًّا مَيِّتًا جَزَاكَ اللهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا [فتح القدیر ۳/۸۱]

ترجمہ: اے امیر المومنین عمر فاروق آپ پر سلام ہو، جن کے ذریعہ اللہ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا، اے مسلمانوں کے امام زندگی اور موت میں اللہ کے نزدیک پسندیدہ، اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ کی طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے۔

جنت البقیع والوں پر الفاظ سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ [ابوداؤد ۲/۴۶۲] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ۔

ترجمہ: اے ایمان والی قوم تم پر سلام ہو، بیشک ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ اہل بقیع کی مغفرت فرما، اے اللہ ہماری اور ان کی مغفرت فرما۔

مدینہ منورہ سے واپسی کی دعا

جب مدینہ منورہ سے وطن واپسی کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی میں ریاض الجنۃ میں دو رکعت پڑھ کر روضہ اطہر پر حاضر ہو کر صلوۃ وسلام پڑھے، اس کے بعد خوب دعائیں کرے اور پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْ لِيَ الْعَوْدَ اِلَيْهِ وَالْعَكُوْفَ لَدَيْهِ وَارْزُقْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا اِلٰى اَهْلِنَا سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ آمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

[قاضی خاں ۱/۳۱۹]

ترجمہ: اے اللہ تیرے نبی کے ساتھ اور مسجد نبوی کے ساتھ اور حرم نبوی کے ساتھ اس زیارت کو آخری زیارت نہ بنا۔ اور میرے لئے دوبارہ لوٹ کر آنے کے سامان آسانی کے ساتھ فرمادے۔ اور یہاں آکر ٹھہرنا آسان فرمادے، اور دنیا وآخرت میں میرے لئے عافیت

اور سلامتی مقدر فرما، اور ہم کو اپنے اہل وعیال کے پاس صحیح سالم اور اجرو ثواب کے ساتھ واپس فرمادے۔ یاارحم الراحمین اپنی رحمت سے میری دعا قبول فرما۔

ختم شد

بفضلہ تعالیٰ حج کا رسالہ پورا ہوا، آخر میں احقر ناکارہ تمام زائرین سے بصد التجا گذارش کرتا ہے کہ اس مبارک سفر میں موقع محل پر جہاں آپ اپنے لئے دعائیں کریں تو وہاں احقر اور اس کے گھر والے اور تمام مومنین ومومنات کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ۔

طالب دعا

حفظ الرحمن پالنپوری (کاکوسی)

مؤلف کی دیگر مفید کتابیں

(۱) اسلاف کی طالب علمانہ زندگی
(۲) محبت رسول نقل وعقل کی روشنی میں
(۳) آسان حج (اُردو، ہندی، گجراتی، انگلش)
(۴) خطبات دعوت (جلد اول) بیانات مولانا احمد لاٹ صاحب
(۵) خطبات سلف (جلد اول، دوم، سوم) (علماء کرام سے خطاب)
(۶) خطبات سلف (جلد چہارم، پنجم) (طلباء کرام سے خطاب)
(۷) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی زندگی
(۸) تحفۃ الدعوۃ والتبلیغ (عربی)
(۹) معراج کا سفر
(۱۰) شب برأت کا پیغام امت مسلمہ کے نام
(۱۱) رمضان المبارک تربیت کا مہینہ
(۱۲) شب قدر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
(۱۳) اعتکاف کی حقیقت
(۱۴) عید الفطر کا پیغام، امت مسلمہ کے نام

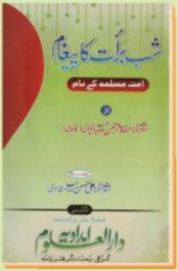
(۱۵) عیدالاضحی کا پیغام امت کے مسلمہ کے نام

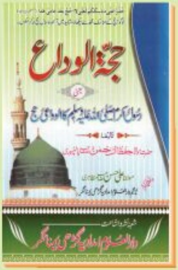
(۱۶) حج کا پیغام امت مسلمہ کے نام

(۱۷) حجۃ الوداع (اُردو،عربی)

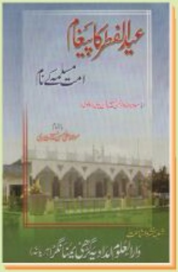
(۱۸) مسجد اللہ کا گھر ہے

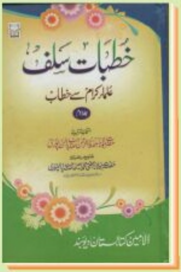
مؤلف کی دیگر مطبوعات

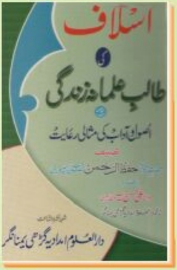












مکتبہ ابن عباس (ممبئی)

Mobile:9967300274
9323872161